



چہل حدیث

مصنف

علامہ شیخ عباس قمی

مترجم

مولانا سید محمد اصغر نقوی

فہرست

مقدمہ مؤلف
پہلی حدیث
دوسری حدیث
تیسری حدیث
چوتھی حدیث
پانچویں حدیث
چھٹی حدیث
ساتویں حدیث
آٹھویں حدیث
نویں حدیث
دسویں حدیث
گیارہویں حدیث
بارہویں حدیث
تیرویں حدیث
چودھویں حدیث
پندرہویں حدیث
سولہویں حدیث
سترہویں حدیث
اٹھارہویں حدیث
انیسویں حدیث
بیسویں حدیث
اکیسویں حدیث
بائیسویں حدیث
تیسویں حدیث
چوبیسویں حدیث
پچیسویں حدیث
چھبیسویں حدیث
ستائیسویں حدیث
اٹھائیسویں حدیث
انتیسویں حدیث
تیسویں حدیث
اکتیسویں حدیث
بئیسویں حدیث
تینتیسویں حدیث
چونتیسویں حدیث
بینتیسویں حدیث
چھتیسویں حدیث
سینتیسویں حدیث
اڑتیسویں حدیث
انتالیسویں حدیث

نام کتاب: چہل حدیث

مؤلف: علامہ شیخ عباس قمی

مترجم: مولانا سید محمد اصغر نقوی

طبع اول:

تعداد:

کمپوزر: مجاہد حسین حر

ٹائٹل:

قیمت:

ناشر: المعراج کمپنی لاہور پاکستان

اسلامی فقہ و اخلاقیات کا عظیم علمی ذخیرہ قرآن اور حدیث کی صورت میں ہم تک پہنچا ہے حدیث کا علم ابتداء اسلام سے کبھی زبانی اور کبھی کتابی شکل میں لوگوں کی مشکلات کو حل کرنے کے لئے پیش کیا جاتا رہا ہے اور تاقیامت یہ عمل جاری و ساری رہے گا۔ خدا کا شکر ہے آج ہمیں بھی یہ سعادت نصیب ہو رہی ہے کہ ہم جناب شیخ عباس قمی کی چہل حدیث کا ترجمہ آپ تک پہنچا رہے ہیں۔

یہ کتاب پاکستان میں پہلی بار ترجمہ ہو کر شائع ہو رہی ہے ہم جناب مولانا سید محمد اصغر نقوی صاحب کے بے حد ممنون ہیں کہ انہوں نے اس کتاب کا ترجمہ کیا اور ہمیں اس کی اشاعت کا موقع فراہم کیا۔ اللہ تعالیٰ ان کی توفیقات میں اضافہ فرمائے۔

المعراج کمپنی لاہور... پاکستان

مقدمہ مؤلف

أَلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ الطَّاهِرِينَ.

حمد و ثنا و صلوات و سلام کے بعد یہ فقیر عاصی بن محمد رضا القمی اس طرح کہتا ہے کہ چالیس حدیثوں کے حفظ کی فضیلت و اہمیت کے بارے میں روایات مستفیضہ (تواتر کے قریب) وارد ہوئی ہیں ان میں سے ایک حدیث یہ ہے -

عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ مَنْ حَفِظَ مِنْ شَيْعَتِنَا أَرْبَعِينَ حَدِيثًا بَعَثَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَالِمًا فَوَيْهًا وَلَمْ يُعَذِّبْهُ (امالی شیخ صدوق ۲۵۲)

امام جعفر صادق نے فرمایا کہ " ہمارے شیعوں میں سے جو چالیس حدیثیں یاد کرے تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے عالم اور فقیہ کے طور پر قبر سے اٹھائے گا اور اسے عذاب بھی نہ دے گا۔

احقر (شیخ محمد رضا القمی) نے اس رسالے میں چالیس حدیثیں جمع کی ہیں جو نیک میرا مقصد عوام کو فائدہ پہنچانا تھا لہذا میں نے احادیث کے ترجمہ پر اکتفا کیا ہے اور اصل حدیث کا حوالہ اس میں درج کر دیا ہے اور اکثر احادیث کے نیچے ان سے مشابہ دو تین روایات فائدہ مند مطلب یا حکمت آمیز شعر میں نے لکھے ہیں ان میں سے اکثر کو میں نے اپنی کتاب منتہی الآمال (اردو میں احسن المقال) کی دوسری جلد سے نقل کیا ہے۔ اور اس کا ثواب میں نے اپنے والدین کی روح کو ہدیہ کیا ہے امید ہے اللہ تعالیٰ اپنی رحمت و اسعہ ہمارے شامل حال فرمائے اور ہمیں والدین

کے ساتھ نیکی کرنے والوں میں شمار فرما کر عذاب سے محفوظ رکھے۔
 وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللَّهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ
 (میری تمام توفیق اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور میرا بھروسہ اسی پر ہے اور اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔)

حدیث 10-1

پہلی حدیث
 اول وقت میں نماز کی فضیلت

عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ) أَيُّ الْأَعْمَالِ أَحَبُّ إِلَيَّ اللَّهُ؟
 قَالَ: الْأَصَلُوهُ لَوْ وَقَفْتَهَا.
 ثُمَّ أَيُّ شَيْءٍ؟
 قَالَ: بِرُّ الْوَالِدَيْنِ.
 قُلْتُ: ثُمَّ أَيُّ شَيْءٍ؟
 قَالَ: الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ. (وسائل الشيعه جلد ۳ صفحہ ۸۲)

ترجمہ :-

ابن مسعود سے روایت ہے کہ میں نے رسول اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) سے سوال کیا کونسا عمل خدا کو پسند ہے؟
 حضرت (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) نے فرمایا: نماز کو ہر وقت بجالانا (یعنی نماز کو اول وقت میں اور فضیلت کے وقت میں ادا کرنا)۔

میں نے عرض کیا اس کے بعد کون سا عمل؟

حضرت (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) نے فرمایا: ماں باپ کے ساتھ نیکی کرنا۔

میں نے عرض کیا اس کے بعد کونسا عمل؟

حضرت (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) نے فرمایا: اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔

فقیر (شیخ عباس قمی) (رحمۃ اللہ علیہ) فرماتے ہیں اسی مضمون کو شیخ کلینی (رحمۃ اللہ علیہ) نے منصور ابن حازم کے ذریعے امام جعفر صادق سے نقل کیا ہے نماز کو اول وقت میں بجالانے اور اس کی حفاظت کے بارے میں بہت زیادہ روایات منقول ہیں ایک روایت میں ہے کہ

"مشرق و مغرب میں کوئی گھر ایسا نہیں ملک الموت ہر دن رات میں پانچوں نمازوں کے اوقات میں اس کی طرف نہ دیکھتا ہو پس جب کسی ایسے شخص کی روح قبض کرنا چاہتا ہو جو نماز کا خیال رکھتا ہو اور اسے ہر وقت بجا لاتا ہو تو ملک الموت اسے کلمہ شہادتین کی تلقین کرتا ہے (کلمہ شہادتین پڑھاتا ہے) اور شیطان ملعون کو اس سے دور کرتا ہے۔"
 نیز معلوم ہونا چاہیے کہ والدین کے ساتھ نیکی کرنے کی روایات بہت ہیں ایک روایات میں ہے کہ ایک جوان جہاد کا شوق رکھتا تھا لیکن اس کے والدین راضی نہیں تھے پیغمبر اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) نے اسے حکم دیا :
 "اپنے والدین کے پاس رہو اس خدا کی قسم جس کے ہاتھوں میں میری جان ہے والدین کا تیرے ساتھ ایک دن کا انس تمہارے ایک سال تک جہاد کرنے سے بہتر ہے۔"

ابراہیم ابن شعیب نے امام جعفر صادق کی خدمت میں عرض کی کہ میرا باپ بوڑھا اور کمزور ہو گیا ہے جب وہ رفع

حاجت کا ارادہ کرتا ہے تو ہم اسے اٹھا کر لے جاتے ہیں

حضرت نے فرمایا: اگر ہو سکے تو تم خود یہ کام کرو یعنی رفع حاجت کے لئے اسے اٹھا کر لے جاؤ اور اسے کھانا کھلاؤ کیونکہ تیرا باپ کل تیرے لیے جہنم سے بچنے کی ڈھال ہے۔

دوسری حدیث
ماں کے ساتھ نیکی کرنا

عَنْ ذَكَرِيَّا بْنِ اِبْرَاهِيمَ قَالَ كُنْتُ نَصْرَانِيًّا فَاسْلَمْتُ وَحَجَّجْتُ فَدَخَلْتُ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ فَقُلْتُ إِنَّي كُنْتُ عَلَى النَّصْرَانِيَّةِ وَ إِنِّي اسْلَمْتُ فَقَالَ وَ أَيُّ شَيْءٍ رَأَيْتَ فِي الْإِسْلَامِ؟ قُلْتُ قَوْلَ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ " مَا كُنْتُ تَدْرِي مَا الْكُتُبُ وَ لَا الْإِيمَانُ وَ لَكِنْ جَعَلْنَاهَا نُورًا نَهْدِي بِهِ مَنْ نَشَاءُ " فَقَالَ لَقَدْ هَدَاكَ اللَّهُ ثُمَّ قَالَ:

اللَّهُمَّ اهْدِهِ تِلْكَ الْأَنَا

سَلِّ عَمَّا شِئْتَ يَا بُنَيَّ

فَقُلْتُ إِنَّ أَبِي وَأُمِّي عَلَى النَّصْرَانِيَّةِ وَأَهْلَ بَيْتِي وَ أُمِّي مَكْفُوفَةٌ الْبَصْرِ فَأَكُونُ مَعَهُمْ وَأَكُلُ فِي آيَاتِهِمْ

فَقَالَ يَا كُلُّونَ لَحْمَ الْخَنْزِيرِ؟

فَقُلْتُ لَا أَا وَ لَا أَا يَمْسُونَهُ

فَقَالَ لَا أَا بَأْسَ فَاظْطُرُّ أَمَكَ فَبِرَّهَا فَإِذَا مَاتَتْ فَلَا أَا تَكَلِّهَا لِي غَيْرَكَ كُنْ أَنْتَ الَّذِي تَقُومُ بِشَانِهَا وَ لَا أَا تُخْبِرَنَّ أَحَدًا أَنْكَ أَنْتَبَيْتَنِي حَتَّى تَأْتِيَنِي بِمَنِي إِنْشَاءً اللَّهُ قَالَ فَاتَّبَعْتُهُ بِمَنِي وَ النَّاسَ حَوْلَهُ كَأَنَّهُ مُعَلِّمٌ صَبِيَّانِ هَذَا يَسْأَلُهُ وَ هَذَا يَسْأَلُهُ فَلَمَّا قَدِمْتَ الْكُوفَةَ الْطُفْتُ لِأُمِّي وَ كُنْتُ أُطْعِمُهَا وَ أَقْلِي نَوْبَهَا وَ رَأْسَهَا وَ أَخْدِمُهَا

فَقَالَتْ لِي يَا بُنَيَّ مَا كُنْتَ تَضَعُ بِي بِذَا وَ أَنْتَ عَلَى ذَنبِي فَمَا الَّذِي أَرَى مِنْكَ مُنْذُهَا جَرْتُ فَدَخَلْتُ فِي الْحَنُوفِيَّةِ

فَقُلْتُ رَجُلٌ مِنْ وَلَدِ نَبِيِّنَا أَمَرَنِي بِهَذَا

فَقَالَتْ هَذَا الرَّجُلُ هُوَ نَبِيٌّ

فَقُلْتُ لَا أَا وَ لَكِنَّهُ ابْنُ نَبِيٍّ

فَقَالَتْ يَا بُنَيَّ إِنَّ هَذَا نَبِيٌّ إِنَّ هَذِهِ وَصَايَا الْأَنْبِيَاءِ

فَقُلْتُ يَا أُمَّهُ إِنَّهُ لَيْسَ يَكُونُ بَعْدَ نَبِيِّنَا نَبِيٌّ وَلَكِنَّهُ ابْنُهُ

فَقَالَتْ يَا بُنَيَّ ذُنُوبَكَ خَيْرٌ دِينٍ إِعْرَضُهُ عَلَيَّ فَعَرَضْتُهُ عَلَيْهَا فَدَخَلْتُ فِي الْإِسْلَامِ وَ عَلَّمْتُهَا فَصَلَّتِ الطُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ الْأَخْرَةَ ثُمَّ عَرَضَ لَهَا عَارِضٌ فِي الْبَيْتِ فَقَالَتْ يَا بُنَيَّ أَعِذْ عَلَيَّ مَا عَلَّمْتَنِي فَأَعِدْتَنِي عَلَيْهَا فَأَقْرَتُ بِهِ وَ مَا شِئْتُ فَلَمَّا أَصْبَحَتْ كَانَ الْمُسْلِمُونَ الَّذِينَ عَسَلُواهَا وَ كُنْتُ أَنَا الَّذِي صَلَّيْتُ عَلَيْهَا وَ نَزَلْتُ فِي قَبْرِهِ.

(اصول کافی جلد ۳ صفحہ ۲۳۳)

ترجمہ:-

ثقة الاسلام شيخ محمد ابن يعقوب كليني قدس سره نے اپنی سند کے ساتھ زکریا ابن ابراہیم سے روایت کی ہے زکریا کہتا ہے کہ میں نصرانی تھا جو مسلمان ہو گیا اور حج کیلئے گیا وہاں امام جعفر صادق کی خدمت میں پہنچا اور عرض کیا کہ میں نصرانی سے مسلمان ہو گیا ہوں حضرت نے فرمایا کہ اسلام میں تو نے کیا دیکھا ہے میں نے کہا خدا کا یہ قول

" مَا كُنْتُ تَدْرِي مَا الْكُتُبُ وَ لَا الْإِيمَانُ وَ لَكِنْ جَعَلْنَاهَا نُورًا نَهْدِي بِهِ مَنْ نَشَاءُ " (سورہ شوریٰ آیت ۵۲)

(تو کیا جانتا تھا کہ کتاب کیا ہے اور نہ ایمان کو ہی جانتا تھا لیکن ہم نے اسے نور قرار دیا ہے اس شخص کے لئے جسے ہم ہدایت کرنا چاہیں)

ظاہر ہے اس آیت کو ذکر کرنے سے اس کی مراد یہ تھی کہ حضرت نے اس کی خدمت میں عرض کر کے کہ میرے اسلام کا سبب کوئی چیز نہیں تھی سوا اس کے کہ اللہ تعالیٰ مجھے ہدایت کرنا چاہتا تھا۔ حضرت نے فرمایا کہ خدا نے تجھے ہدایت کی پھر تین مرتبہ اس کے حق میں فرمایا:

اللَّهُمَّ اهْدِهِ

(خدایا اس کی ہدایت فرما)

اس کے بعد حضرت نے فرمایا جو جی چاہے سوال کر۔

میں نے عرض کیا کہ میرے والدین اور گھر والے نصرانی ہیں اور میری ماں نابینا ہے میں انکے ساتھ رہتا ہوں انہیں کب برتنوں میں کھاتا ہوں

حضرت نے فرمایا کیا وہ سور کا گوشت کھاتے ہیں؟

عرض کی کہ نہ بلکہ سور کے گوشت کو ہاتھ بھی نہیں لگاتے۔

حضرت نے فرمایا کہ ماں کی رعایت کر اور اس کے حق میں نیکی کر اور جب مرے تو اس کی میت دوسروں کے حوالے

نہ کرنا بلکہ خود اسے سنبھالنا اور اس ملاقات کے بارے میں کسی سے کچھ نہ کہنا اور منیٰ میں مجھے دوبارہ ملنا اس وقت کسی کو نہ بتانا کہ تو میرے پاس آیا ہے پس میں منیٰ میں حضرت- کی خدمت میں حاضر ہو گیا ہے میں نے دیکھا کہ لوگوں نے حضرت- کے ارد گرد گھیرا ڈالا ہوا ہے جس طرح بچے استاد کے ارد گرد ہوتے ہیں ہر کوئی حضرت- سے سوال پوچھ رہا تھا پس جب میں کوفہ میں آیا تو اپنی ماں کے ساتھ بہت نرمی کے ساتھ پیش آنے لگا اور اس کی خدمت میں مصروف ہو گیا میں اسے کھانا کھلاتا اور اس کے سر اور لباس کو صاف کرتا۔

میری ماں نے ایک دن مجھ سے کہا اے فرزند عزیز! جب تو میرے دین میں تھا تو اس طرح میری خدمت نہیں کرتا تھا۔ کیا وجہ ہے کہ اسلام قبول کر لینے کے بعد میرا اتنا خیال رکھتا ہے؟

میں نے کہا کہ میرے پیغمبر (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) کے ایک فرزند نے مجھے اس طرح کرنے کا حکم دیا ہے۔

میری ماں نے کہا کیا وہ پیغمبر ہے۔

میں نے کہا نہیں بلکہ پیغمبر کے فرزند ہیں۔

میری ماں نے کہا ایسے شخص کو پیغمبر ہونا چاہیے کیونکہ جو تعلیم اس نے تجھے دی ہے یہ تو پیغمبروں کی وصیت ہے۔

میں نے کہا: اماں جان ہمارے پیغمبر (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) کے بعد کوئی پیغمبر نہیں۔

میری ماں نے کہا: اے بیٹا تیرا دین تمام ادیان میں سب سے بہتر ہے یہ دین میرے سامنے پیش کر اور بیان کر۔

پس میں نے دین اسلام بیان کیا اور میری ماں بھی اسلام میں داخل ہو گئی۔ میں نے اسے دین کے آداب سکھائے۔ پھر اس نے نماز ظہر و عصر اور مغرب و عشاء پڑھی۔ اور اسی رات مرض الموت اسے عارض ہوئی تو مجھے بلا کر کہنے لگی اے میرے بیٹے تو نے جو کچھ مجھے سکھایا ہے اسے دوبارہ میرے سامنے دہراؤ۔ میں نے وہ سب کچھ دہرایا اور ماں نے اس کا اقرار کیا اور وفات پا گئی۔ جب صبح ہوئی تو مسلمانوں نے اسے غسل دیا اور میں نے اس کی نماز جنازہ پڑھی اور اس کو خود قبر میں رکھا۔

"نعم ما قیل"

(کسی نے کیا خوب کہا ہے۔)

آبادی میخانہ زویرانی ما است
جمعیت کفر از پریشانی ما است

اسلام بذات خود ندارد عیبی
بر عیب کہ ہست در مسلمانی ما است

(ترجمہ اشعار)

شراب خانے کی آبادی ہماری ویرانی کی وجہ سے ہے۔ کفر کی جمعیت اور تعداد میں روز افزوں اضافہ ہماری پریشان حالی اور دگر گونی کی وجہ سے ہے۔ اسلام کی ذات میں کوئی عیب نہیں ہے جو بھی عیب ہے وہ ہماری مسلمانی میں ہے۔

تیسری حدیث

زکوٰۃ نہ دینے کا بیان

شیخ کلینینی امام جعفر صادق- سے روایت کی ہے -

"قَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ:

مَنْ مَنَعَ قِرَاطًا مِنَ الزُّكُوتِ فَلَيْمَتْهُ اِنْ شَاءَ يَهُودِيًّا وَ اِنْ شَاءَ نَصْرَانِيًّا"

(میزان الحکمت جلد ۴ صفحہ ۲۲۲)

ترجمہ:-

امام جعفر صادق- نے فرمایا:

جو زکوٰۃ کی ایک قیراط مقدار روک لے (ادا نہ کرے) تو مرنے کے وقت چاہے یہودی کر مرے یا نصرانی ہو کر مرے گا (ہمیں اس سے کوئی غرض نہیں)۔

ایک قیراط اکیس دینار کا ہے اور اسی مضمون کے قریب اس آدمی کے بارے میں روایت ہے کہ جو استطاعت رکھتا ہو اور حج نہ کرے حتیٰ اس کی موت واقع ہو جائے (یعنی مرنے تک حج نہ کرے) وہ یہودی یا نصرانی ہو کر مرے گا (یعنی باوجود اس کے کہ وہ مسلمان تھا)۔

چوتھی حدیث

اصول اسلام

شیخ کلینینی نے امام محمد باقر سے روایت کی ہے -
 قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ: بِيَتِي الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ -
 إِقَامَ الصَّلَاةِ،
 وَ إِيْتَاءِ الزَّكَاةِ،
 وَحَجِّ الْبَيْتِ،
 وَصَوْمِ شَهْرِ رَمَضَانَ
 وَ الْوَلَايَةِ لَنَا أَهْلَ الْبَيْتِ (الخصال- ص ۳۰۷)
 ترجمہ:-

اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے۔

(۱) نماز قائم کرنا

(۲) زکوٰۃ ادا کرنا

(۳) حج بیت اللہ

(۴) ماہ رمضان کے روزے

(۵) ہماری ولایت۔

پانچویں حدیث

روزہ کی فضیلت کے بارے میں

شیخ کلینیمرحوم نے امام جعفر صادق سے روایت کی ہے کہ حضرت نے اپنے آباء سے روایت کی کہ رسول خدا (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) نے اپنے اصحاب سے فرمایا:
 أَلَا أُوخِبُرُكُمْ بِشَيْءٍ إِنْ أَنْتُمْ فَعَلْتُمْوَهُ تَبَاعَدَ الشَّيْطَانُ عَنْكُمْ كَمَا تَبَاعَدَ الْمَشْرِقُ مِنَ الْمَغْرِبِ؟
 قَالُوا بَلَى -

قَالَ :

"الصَّوْمُ يُسَوِّدُ وَجْهَهُ

وَالصَّدَقَةُ تُكْسِرُ ظَهْرَهُ

وَ الْحُبُّ فِي اللَّهِ وَالْمَوَازِرَةُ عَلَى الْعَمَلِ الصَّالِحِ يَفْطَعُ دَابِرَهُ

وَ الْأَسْتِغْفَارُ يَفْطَعُ وَ تَبِيئَهُ -"

(میزان الحکمت جلد ۵ صفحہ ۹۳)

ترجمہ:-

کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں کہ اگر تم اسے بجا لاؤ تو شیطان تم سے اس طرح دور ہو جائے جس طرح سے مشرق

مغرب سے دور ہے؟

اصحاب نے عرض کی جی ہاں (ضرور بیان کیجئے)

حضرت نے فرمایا:

روزہ شیطان کا چہرہ سیاہ کرتا ہے،

صدقہ اس کی کمر توڑتا ہے،

خدا کیلئے دوستی رکھنا اور نیک اعمال پر باہمی تعاون اس کی جڑ کو اکھاڑتا ہے،

استغفار کرنا اس کے دل کی رگ کو کاٹتا ہے،

اور ہر چیز کی زکوٰۃ ہے اور زکوٰۃ بدن روزہ ہے۔
 قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ "الصَّوْمُ جَنَّةٌ مِنَ النَّارِ"
 ترجمہ:-

رسول خدا(صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) نے فرمایا "روزہ جہنم سے بچنے کی ڈھال ہے۔"

چھٹی حدیث

والدین کے ساتھ نیکی کرنا اور صلہ رحمی کرنا

شیخ صدوق مرحوم نے امام جعفر صادق سے روایت کی ہے۔

" قَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ :

" مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَخْفَفَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَنْهُ سَكَرَاتِ الْمَوْتِ فَلْيُكُنْ لِقَرَابَتِهِ وَصُؤْلًا أَوْ وَ يَوْلِدِيهِ بَارًا فَإِذَا كَانَ كَذَلِكَ هُوَ اللَّهُ عَلَيْهِ
 سَكَرَاتِ الْمَوْتِ وَ لَمْ يَصِبْهُ فِي حَيَاتِهِ فَقَرًا أَبَدًا"
 (میزان الحکمت - جلد ۹ صفحہ ۲۶۰)

ترجمہ:-

امام جعفر صادق نے فرمایا :

" جو شخص چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس پر سکرَاتِ موت کو آسان کر دے تو اسے چاہئے کہ رشتہ داروں کے ساتھ صلہ
 رحمی کرے اور اپنے والدین کے ساتھ نیکی اور بھلائی کرے جب وہ ایسا کرے گا تو خداوند عالم موت کی دشواریوں کو اس
 پر آسان کر دے گا اور زندگی میں وہ کبھی غریب و تنگ دست نہ ہوگا ۔"

ساتویں حدیث

نماز شب (تہجد) کی ترغیب

شیخ کلینی مرحوم نے امام محمد باقر سے روایت کی ہے ۔

عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَ دِيكَأً أَبْيَضَ عُنْفُهُ تَحْتَ الْعَرْشِ وَ رَجُلًا أَاهُ فِي تَخُومِ الْأَرْضِ السَّابِعَةِ جَنَاحُ
 بِالْمَشْرِقِ وَ جَنَاحُ بِالْمَغْرِبِ لَأَنَّ تَصْبِيحَ الدِّيكَأِ حَتَّى تَصْبِحَ فَإِذَا صَاحَ خَفَقَ بِجَنَاحَيْهِ ثُمَّ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ مِمَّنْ الْأَذَى لَيْسَ
 كَمِثْلِهِ شَيْءٌ فَيَجِيئُهُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى مَا أَمَّنَ بِمَا تَقُولُ مَنْ يَحْلِفُ بِإِسْمِهِ كَاذِبًا
 (عقاب الاعمال صفحہ ۲۷۱)

ترجمہ :-

تحقیق اللہ تعالیٰ نے ایک سفید مرغ پیدا کیا ہے جس کی گردن عرش کے نیچے اور اس کے پاؤں ساتویں زمین کے نیچے
 ہیں اس کا ایک پر مشرق میں اور ایک پر مغرب میں ہے ۔ جب تک مرغ آواز (آذان) نہ دے اس وقت تک دوسرے مرغ آواز
 نہیں دیتے پس جب آذان کہتا ہے۔ تو کہتا ہے:

"پاک و منزہ ہے خداوند بزرگ کوئی چیز اس کی مثال نہیں۔"

پس اللہ تعالیٰ اس کو جواب دیتا ہے اور فرماتا ہے جو کچھ تو کہتا ہے اگر کوئی اس کی معرفت رکھتا ہے تو میری جھوٹی
 قسم نہیں کہاتا یعنی جو میری عظمت بزرگی سے آگاہ ہو وہ میرے نام کی جھوٹی قسم نہیں کہاتا۔

مولف فرماتے ہیں کہ جھوٹی قسم کی مذمت میں بہت روایات ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ جھوٹی قسم اور قطع رحمی
 گھروں کو مکینوں سے خالی کرتے ہیں۔ اور جھوٹی قسم انسان کی آئندہ نسلوں اور اولاد کی تنگدستی اور غضب خدا کا
 باعث ہے اس عرشی مرغ کے بارے میں روایات مختلف ہیں۔

ان روایات میں سے ایک یہ ہے کہ امام محمد باقر فرماتے ہیں کہ

" خدا کا ایک فرشتہ ہے جو مرغ کی شکل کا ہے اس کے پنجے زمین کے نیچے ہیں اور اس کے پر ہوا میں ہیں اس کی
 گردن عرش کے نیچے جھکی ہوئی ہے جب آدھی رات گزر جاتی ہے تو کہتا ہے۔

سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَ الرُّوحِ رَبَّنَا لَا إِلَهَ غَيْرُهُ

بہت پاک و منزہ ہے بہت تقدیس اور تعریف والا ہے۔ فرشتوں اور روح (فرشتہ بزرگ) کا پروردگار ہمارا پروردگار رحم
 کرنے والا ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں)

اس ذکر کے بعد کہتا ہے۔

لِيَقْمَ الْمُنْتَهِدُونَ

یعنی نماز شب پڑھنے والے بیدار ہو جائیں
پس اس وقت باقی مرغ آواز کرتے ہیں پس وہ فرشتہ جو مرغ کی شکل کا ہے خدا کے حکم سے کچھ دیر خاموش رہنے کے
بعد پھر کہتا ہے۔

سُبُوْحٌ فَنُوْسٌ رَبُّنَا الرَّحْمَنُ لَأَآءُ إِلَهٍ غَيْرُهُ لِيَقْمَ الذَّاكِرُونَ

یعنی بہت پاک و منزہ ہے ہمارا پروردگار اس کے سوا کوئی معبود نہیں ذکر خدا کرنے والوں کو نیند سے اٹھنا چاہیے۔
اور جب صبح طلوع کرتی ہے تو کہتا ہے۔

رَبُّنَا الرَّحْمَنُ لَأَآءُ إِلَهٍ غَيْرُهُ لِيَقْمَ الْعَافِلُونَ

ہمارا پروردگار رحم کرنے والا ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں غافل لوگ نیند سے بیدار ہو جائیں"
(مرحوم شیخ عباسی قمی) فرماتے ہیں کہ میں نے اس روایت کے ذیل میں ان چند اشعار کو ذکر کرنا مناسب سمجھا ہے۔

دلا تا کی در این کاخ مجازی

کئی مانند طفلان خاک بازی

توئی آند ست پرو مرغ گستاخ

کہ بودت آشیان بیرون از این کاخ

چرازان آشیان بیگانه گشتی؟

چہ دونان مرغ این ویرانہ گشتی

بیفشان بال و پر ز آمیزش خاک

بہ پر تاکنگرہ ایوان افلاک

ببین دررقص ازرق طیلسانان

ردائے نور بر عالم فشانان

ہمہ دور جہان روزی گرفتہ

بہ مقصد راہ فیروزی گرفتہ

خلیل آسادر ملک یقین زن

نوائے لآآءُ أَحَبُّ أَفْلِيْنِ زَن

ترجمہ اشعار

اے دل تو کب تک اس مجازی قصر میں بچوں کی طرح مٹی میں کھیلتا رہے گا تو وہ فالتو گستاخ پرند ہے کہ ٹھکانہ اس
محل سے باہر تھا کس لئے تو اپنے گھونسلے سے بیگانہ ہو گیا ہے کتنا پست ہو کر اس ویرانہ کا مرغ بن گیا ہے خاک کی
ملاوٹ سے اپنے پر و بال جھاڑ افلاک کے ایوان کے کنگرہ تک پرواز کر کشادہ لباس والوں کو آسمان کے رقص میں دیکھ
جو جہان پر نور کی چادر پھیلا رہے ہیں تمام جہان والے اپنی روزی لے چکے ہیں اور اپنی کامیابی منزل کی طرف
جا رہے ہیں ابراہیم۔ خلیل اللہ کی طرح یقین کے دروازے کو دستک دے اور لآآءُ أَحَبُّ غَافِلِيْنِ (یعنی میں غروب ہونے والوں
کو پسند نہیں کرتا) کی آواز بلند کر۔

اٹھویں حدیث

غم نہ کرنے کے بارے میں

سَأَلَ الصَّادِقُ بَعْضَ أَهْلِ مَجْلِسِهِ فَقِيلَ عَلَيْهِ فَقَصَّ دَهَ عَائِدًا وَجَلَسَ عِنْدَ رَأْسِهِ فَوَجَدَهُ دَنِيْقًا فَقَالَ لَهُ أَحْسِنُ ظَنًّا بِكَ يَا اللَّهِ قَالَ إِمَّا ظَنُّنِي يَا اللَّهِ فَحَسَنٌ وَلَكِنْ غَمِّي لِيَنَاتِي مَا أَمْرَ صَنِي غَيْرَ غَمِّي بِهِنَّ فَقَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ الَّذِي تَرْجُوهُ لِتَضْعِيفِ حَسَنَاتِكَ وَ مَحْوِ سَيِّئَاتِكَ فَارْجِهْ لِإِصْلَاحِ حَالِيَنَاتِكَ أَمَا عَمَلٌ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

" لَمَّا جَاوَزْتُ سِدْرَةَ الْمُنْتَهَى وَبَلَغْتُ قُضْبَانَهَا وَ أَغْصَانَهَا وَ رَأَيْتُ بَعْضَ ثِمَارِ قُضْبَانِهَا أُنْدَاوُهُ مُعَلَّقَةً يَقَطُرُ مِنْ بَعْضِهَا اللَّبَنَ وَ مِنْ بَعْضِهَا الْعَسَلُ وَ مِنْ بَعْضِهَا الدُّهْنُ وَ مِنْ بَعْضِهَا شِبْهُ دَقِيقِ السَّمِيدِ وَ مِنْ بَعْضِهَا النَّيَابُ وَ مِنْ بَعْضِهَا كَالنَّبَقِ فَيَهْوِي ذَالِكَ كُلُّهُ نَحْوَ الْأَرْضِ فَقُلْتُ فِي نَفْسِي أَيْنَ مَقَرُّ هَذِهِ الْأَخْرَاجَاتِ فَنَادَانِي رَبِّي يَا مُحَمَّدُ هَذِهِ أُنبُئُهَا مِنْ هَذَا الْمَكَانِ لِأَعْدٍ وَ مِنْهَا بَنَاتِ الْمُؤْمِنِينَ مِنْ أُمَّتِكَ وَ بَنِيهِمْ فَقُلْ لِأَبَاءِ الْبَنَاتِ لَا إِيَّا تُضَيِّقَنَّ صُدُورُكُمْ عَلَيَّ بَنَاتِكُمْ فَإِنِّي كَمَا خَلَقْتُهُنَّ أَرْزُقُهُنَّ " .

(سفينه البحار صفحہ ۱۰۸، خرائج صفحہ ۲۸۴)

ترجمہ:-

شیخ صدوق نے روایت کہ ہے کہ ایک دن امام جعفر صادق نے اپنے صحابیوں میں سے ایک کے بارے میں پوچھا کہ وہ کہاں ہے؟ بتایا گیا کہ وہ مریض ہے۔ حضرت۔ اس کی عیادت کیلئے تشریف لے گئے اور اس کے سرہانے بیٹھ گئے۔ حضرت۔ نے دیکھا کہ وہ مرنے کے نزدیک ہے تو فرمایا کہ خدا کے باے میں اچھا گمان رکھو۔ وہ مرد کہنے لگا کہ میرا گمان خدا کے بارے میں اچھا ہے لیکن بیٹیوں کے لئے غمناک ہوں۔ اور مجھے فقط ان کے غم نے بیمار کیا ہے۔ حضرت۔ نے فرمایا: وہ خدا جس سے اپنی نیکیوں کے دگنا ہونے اور اپنے گناہوں کے مٹنے کی امید رکھتے ہو۔ اسی سے اپنی بیٹیوں کے حال کی اصلاح کی امید رکھو کیا تجھے معلوم نہیں کہ رسول (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) نے فرمایا:

"شب معراج جب میں سدرۃ المنتہی سے گزرا اور جب سدرۃ المنتہی کی شاخوں کے پاس پہنچا تو میں نے دیکھا کہ ان شاخوں کے ساتھ بعض میوے لٹکے ہوئے ہیں اور بعض سے دودھ نکل رہا ہے اور بعض سے شہد اور بعض سے گھی اور بعض سے بہترین قسم کا سفید آٹا بعض سے لباس اور بعض سے بیری کی مانند کوئی چیز نکل رہی تھی اور یہ تمام چیزیں زمین کی طرف جارہی تھیں۔ میں نے دل میں سوچا کہ یہ چیزیں کہاں اتر رہی ہیں۔ جبرئیل۔ بھی اس وقت میرے ساتھ نہ تھے۔ پس میرے سر کے اوپر سے آواز پروردگار نے مجھے ندادی کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) میں نے اس درخت کو اس مقام پر آگیا ہے۔ جو تمام مکانات سے بلند ہے۔ اور یہ تیری امت میں سے مومنین کے بیٹوں اور بیٹیوں کی غذا ہے پس تم ہر بیٹی کے باپ کو کہہ دو کہ بیٹیاں پیدا ہونے پر تمہارا دل تنگ نہیں ہونا چاہیے جس طرح میں نے ان کو پیدا کیا ہے ان کو روزی بھی دوں گا"۔

شیخ عباس قمی فرماتے ہیں کہ اس حدیث کے ذیل میں سعدی مرحوم کے اشعار نقل کرنا مناسب نظر آتا ہے۔

ترجمہ اشعار:-

"ایک بچے کے دانت نکلنے لگے تو باپ سخت حسرت کر رہا تھا کہ اس کے لئے روٹی کہاں سے لاؤں گا جب اس نے یہ بات اپنی عورت سے کہی تو اس عورت نے کیسا مردوں والا جواب دیا؟ کہ شیطان کے مرنے تک اس کے چکر میں نہ آنا جو دانت عطا کرتا ہے روزی بھی وہی دیتا ہے۔ جو خدا پیٹ کے اندر بچے کے نقش و نگار درست کرتا ہے وہ اس کی عمر متعین کرنے اور اس کو روزی فراہم کرنے کا ذمہ دار بھی ہے اگر کوئی شخص غلام خرید لائے تو اس کو روٹی بھی کھلاتا ہے پس کس طرح ممکن ہے جو خدا غلام پیدا کرے اور اس کی روزی کا بندوبست نہ کرے تیرا خدا پر اتنا بھروسہ بھی نہیں جو غلام کو اپنے آقا پر ہوتا ہے"۔

نویں حدیث

وہ افراد جن سے دوستی اور رفاقت نہیں کرنی چاہئے

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ أَوْصَانِي أَبِي فَقَالَ يَا بُنَيَّ لَا آآ تَصْحَبَنَّ حَمْسَةً وَلَا آآ تُحَادِثُهُمْ وَلَا آآ تَرَافِقُهُمْ فِي طَرِيقٍ. فَقُلْتُ: جَعَلْتُ فِدَاكَ يَا أَبَتُ مَنْ هُوَ لِآآءِ الْحَمْسَةِ؟ قَالَ: لَا آآ تَصْحَبَنَّ فَاسِقًا فَإِنَّهُ يَبِيْعُكَ بِأَكْلِهِ فَمَا دُونَهَا فَقُلْتُ: يَا أَبَتُ وَ مَا دُونَهَا؟ قَالَ: يَطْمَعُ فِيهَا ثُمَّ لَا آآ يَنَالُهَا؟ قَالَ قُلْتُ: يَا أَبَتُ وَ مِنَ الثَّانِي؟ قَالَ: لَا آآ تَصْحَبَنَّ الْبَخِيلَ بِكَ فِي مَالِهِ أَحْوَجُ مَا كُنْتُ لِيْلِهِ قَالَ قُلْتُ: مِنَ الثَّلَاثِ؟

قَالَ: لَا أَتَّصِحُّنَّ كَذَابًا فَإِنَّهُ بِمَنْزِلَةِ السَّرَابِ يُبْعَدُ مِنْكَ الْقَرِيبَ وَ يُقْرَبُ مِنْكَ الْبَعِيدَ
قَالَ: فَقُلْتُ وَمَنْ الرَّابِعُ؟

قَالَ: لَا أَتَّصِحُّنَّ أَحْمَقَ فَإِنَّهُ يُرِيدُ أَنْ يَنْفَعَكَ فَيَضُرُّكَ

قَالَ قُلْتُ: يَا أَبَتَهُ مِنَ الْخَامِسِ؟

قَالَ: لَا أَتَّصِحُّنَّ قَاطِعَ رَجْمٍ فَإِنِّي وَجَدْتُهُ مَلْعُونًا فِي كِتَابِ اللَّهِ فِي ثَلَاثَةِ مَوَاضِعَ (كشف الغم جلد ۲ صفحہ ۸۱۔ بحار الانوار جلد ۷۸ صفحہ ۱۳۷)

ترجمہ:-

امام محمد باقر نے فرمایا کہ میرے والد بزرگوار نے مجھے ان کلمات کے ساتھ نصیحت فرمائی:

" اے بیٹا پانچ قسم کے آدمیوں کے ساتھ نہ بیٹھو۔ ان کے ساتھ بات نہ کرو۔ ان کے ہم سفر نہ بنو۔

میں نے عرض کی آپ۔ پر قربان جاؤں وہ کون ہیں؟

فرمایا فاسق کے ساتھ نہ بیٹھو کیونکہ وہ تجھے ایک لقمہ بلکہ اس سے بھی کم پر فروخت کر دے گا۔

میں نے عرض کی ابا جان ایک لقمہ سے کم کا کیا مطلب؟

فرمایا کہ لقمہ کے لالچ میں وہ تجھ کو فروخت کر دے گا لیکن اس لقمہ تک نہ پہنچ سکے گا۔

میں نے عرض کی اے ابا جان دوسرا کون ہے؟

فرمایا کہ خبیل کے ساتھ دوستی نہ کر۔ کیونکہ جب تجھے اس کے مال کی سخت ضرورت پڑے گی تو وہ تجھے اس وقت اس سے محروم رکھے گا۔

میں نے سوال کیا تیسرا کون ہے؟

فرمایا: بہت جھوٹ بولنے والے کے ساتھ نہ بیٹھو کیونکہ وہ سراب کی طرح ہے جو تجھے نزدیک کی چیز دور کر کے اور دور کی چیز نزدیک کر کے دکھائے گا (سراب یہ ہے کہ سورج کی دھوپ دوپہر کے وقت جب ہموار زمین پر پڑتی ہے تو اس زمین سے چمک دمک اس طرح نظر آتی ہے جیسے پانی موجیں مار رہا ہو گمان ہوتا ہے کہ وہاں پانی زمین پر جاری ہے حالانکہ اس کی کوئی حقیقت نہیں ہوتی)۔

میں نے عرض کی کہ چوتھا شخص کون ہے؟

فرمایا: احمق ہے کیونکہ وہ تجھے فائدہ پہنچانا چاہے گا لیکن اپنی نادانی اور حماقت کی وجہ سے تجھے نقصان پہنچا دے گا۔

میں نے پوچھا پانچواں شخص کون ہے؟

فرمایا: قطع رحمی کرنے والے کے ساتھ نہ بیٹھو۔ کیونکہ قرآن میں تین مقامات پر میں نے اسے ملعون پایا ہے۔

دسویں حدیث

علم اور علماء کی فضیلت

قَالَ مُحَمَّدُ ابْنُ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ عَالِمٌ يَنْتَفِعُ بِعِلْمِهِ أَفْضَلُ مِنْ سَبْعِينَ أَلْفَ عَابِدٍ

ترجمہ:-

امام محمد باقر نے فرمایا "ایسا عالم جو اپنے علم سے فائدہ اٹھاتا ہے ستر ہزار عابد سے بہتر ہے"

مولف (محدث شیخ عباس قمی) فرماتے ہیں کہ علم اور علماء کی فضیلت میں بے شمار روایات ہیں جن میں سے ایک روایت یہ ہے۔

" ایک عالم افضل ہے ہزار عابد سے اور ہزار زاہد سے۔ اور عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسی سورج کی باقی ستاروں پر اور ایک رکعت نماز جو عالم فقیہ پڑھتا ہے عابد کی ستر ہزار رکعت سے افضل ہے اور علم کے ساتھ سو جانا جہالت کی حالت میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے جب ایک مومن مرے اور ایک ورقہ چھوڑ جائے جس پر علم لکھا ہوا ہو تو وہ ورقہ قیامت کے دن اس شخص کے اور آگ کے درمیان پردہ بن جائے گا۔ اور اللہ تعالیٰ ہر لفظ کے بدلے میں (جو ورقہ میں لکھا ہوا ہے) اسے ایک شہر عطا کرے گا جو دنیا سے سات گنا بڑا ہو گا۔ اور جب عالم مرتا ہے تو اس پر فرشتے روتے ہیں، وہ زمین روتی ہے جہاں جہاں اس نے خدا کی عبادت کی تھی اور آسمان کے وہ دروازے روتے ہیں جن سے گزر کر اس کے اعمال اوپر جاتے تھے اور اسلام میں ایک ایسا رخنہ اور شگاف سا پڑ جاتا ہے جسے کوئی چیز پر نہیں کر سکتی کیونکہ مومن علماء ان قلعوں کی طرح اسلام کے قلعے ہیں جو شہر کے ارد گرد بنائے جاتے ہیں۔ اور علماء کا ایک فائدہ یہ

بھی ہے کہ ان کے پیچھے نماز پڑھنے کا ثواب کئی گنا ہوتا ہے۔ اسی طرح علماء کو صدقہ دینا بھی کئی گنا ثواب رکھتا ہے۔

چنانچہ شیخ شہید نے روایت نقل کی ہے کہ
 "مسجد جامع کے علاوہ کسی جگہ پر عالم کے پیچھے نماز پڑھیں تو دو ہزار رکعت کا ثواب ملتا ہے اور جامع مسجد میں نماز پڑھیں تو ایک لاکھ رکعت کا ثواب ملتا ہے۔"
 حضور اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) کا فرمان ہے :
 "علماء کو ایک روپیہ صدقہ دینا سات ہزار روپے کے برابر ہے اور علماء کے ساتھ بیٹھنا عبادت ہے۔"

مولا علیؑ کا فرمان ہے :
 "ایک گھڑی علماء کے ساتھ بیٹھنا خدا کو ہزار سال کی عبادت سے زیادہ محبوب ہے۔ اور علماء کے گھر کے دروازے کی طرف دیکھنا عبادت ہے۔"

اور حضرت علیؑ کا فرمان ہے
 "عالم کی طرف دیکھنا خدا کے نزدیک خانہ کعبہ میں اعتکاف سے زیادہ پسندیدہ ہے"
 (مولف شیخ عباس قمی) فرماتے ہیں کہ یہ بات مخفی نہ رہے کہ علم کی فضیلت اس وقت ہے کہ اس کے ساتھ عمل بھی ہو۔ اور یہ دونوں گرانہیا موتی اکٹھے ہوں۔

قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ "أَشَقَى النَّاسَ مَنْ هُوَ مَعْرُوفٌ عِنْدَ النَّاسِ مَجْهُولٌ بِعَمَلِهِ"
 ترجمہ:-

حضرت عیسیٰؑ نے فرمایا کہ "لوگوں میں سب سے زیادہ شقی اور بد بخت وہ ہے جو لوگوں کے نزدیک علم میں معروف و مشہور ہو اور عمل میں مجہول (اور غیر معروف) ہو۔"

حدیث 20-11

گیارہویں حدیث
 حیاء کی فضیلت

قَالَ مُحَمَّدُ ابْنُ عَلِيٍّ الْبَاقِرُ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ الْاِحْيَاءُ وَالْاِيْمَانُ مَقْرُونَانِ فِي قَرْنٍ وَاحِدٍ فَاِذَا دَهَبَ اَحَدُهُمَا تَبِعَهُ صَاحِبُهُ
 (تحف العقول صفحہ ۲۱۷)

ترجمہ:-

حضرت امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ
 "حیاء اور ایمان ایک ہی رسی میں اکٹھے ہیں اور یہ دونوں گرانہیا گوہر ایک ہی دھاگے میں پروئے ہوئے ہیں جب ان میں سے ایک چلا جاتا ہے تو دوسرا بھی ہاتھ سے نکل جاتا ہے۔"

مؤلف (شیخ عباس قمی) فرماتے ہیں حیاء کی فضیلت میں بہت روایات ہیں اور حیاء کے حق میں یہی کافی ہے کہ حضور اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) نے حیا کو اسلام کا لباس قرار دیا ہے اور فرمایا ہے
 "الْاِسْلَامُ عُرْيَانٌ فَلْيَبَسْهُ الْاِحْيَاءُ"

یعنی "اسلام عریاں ہے اس کا لباس حیاء ہے"

جس طرح بدن کا ظاہری لباس شرمگاہیں اور جسم کے دیگر عیب چھپاتا ہے اسی طرح حیاء ایک باطنی لباس ہے جو قباحتوں اور بری خصلتوں کو دوسروں سے اوجھل رکھتا ہے امام جعفر صادقؑ کا ایک صحابی آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور دیکھا کہ امام نے جو قمیض پہن رکھی ہے اسے پیوند لگا ہے وہ ٹکٹکی لگانے پیوند کو تعجب سے دیکھ رہا تھا امام نے اس تعجب کا سبب پوچھا تو عرض کرنے لگا میری نظر پیوند پر ہے جو آپ کے گریبان پر لگا ہوا ہے حضرت نے فرمایا اس کتاب کو اٹھا کر پڑھ۔ راوی کہتا ہے حضرت کے پاس ایک کتاب پڑی ہوئی تھی اس نے اٹھا کر اس میں نظر

کی تو لکھا ہوا تھا
"لَا الْإِيمَانُ لِمَنْ لَا أَحْيَاءَ لَهُ وَلَا الْمَالُ لِمَنْ لَا تَقْدِيرَ لَهُ وَلَا الْإِيمَانُ لِمَنْ لَا آخِرَ لَهُ".

ترجمہ:-

"جس میں حیات نہیں اس میں ایمان نہیں اور جو معاش میں حساب و کتاب اور اندازہ نہیں رکھتا اس کا مال نہیں ہوتا اور جس کے پرانا نہیں اس کے پاس نیا نہیں۔"
(اسکی تفصیل حدیث نمبر ۱۸ میں بیان ہو گی)

بارہویں حدیث

وصیت حضرت امام جعفر صادق-

شیخ ابو الفتوح رازی نے روایت کی ہے کہ جب حضرت امیر المومنین، حضرت صدیقہ طاہرہ فاطمہ الزہراؑ کے دفن سے فارغ ہوئے تو قبرستان کی طرف تشریف لے گئے اور فرمایا:-

"السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَهْلَ الْقُبُورِ أَنْتُمْ لَنَا سَلَفٌ وَ نَحْنُ لَكُمْ خَلْفٌ وَإِنَّا أَنْشَاءُ اللَّهُ بِكُمْ لِأَجْوَرْنَ أَمَا الْمَسَاكِينُ فَقَدْ سَكِنَتْ وَأَمَا الْأَزْوَاجُ فَتَكَدَحَتْ وَأَمَا الْأَمْوَالُ فَتُسِمَتْ هَذَا خَبْرٌ مَا عِنْدَنَا فَلَيْتَ شِعْرِي مَا خَبِرْتُ مَا عِنْدَكُمْ؟ ثُمَّ قَالَ أَمَا إِنَّهُمْ إِنْ نَطَقُوا لَقَالُوا وَجَدْنَا النَّفْوَى خَيْرَ زَادٍ (۱)"

(میزان الحکمت جلد ۹ صفحہ ۲۵۳ بحار الانوار جلد ۷۸)

ترجمہ:-

"قبروں میں رہنے والو! تم پر سلام ہو تم سے پہلے جا چکے اور ہم تمہارے بعد آنے والے ہیں اور انشاء اللہ تم سے جلد ملحق ہوں گے تمہارے اعمال تقسیم ہو چکے ہیں تمہارے گھروں میں دوسرے آباد ہو چکے ہیں تمہاری بیویوں کے نکاح کہیں اور پڑھ دیئے گئے ہیں یہ وہ خبر تھی جو ہمارے پاس تھی تمہارے پاس کیا خبر ہے کسی نے (جواب میں) کہا جو کچھ ہم نے کھایا وہ ہمارا

(۱) اس حدیث کی عربی عبارت میں نے میزان الحکمت سے نقل کی ہے۔ شیخ عباس قمی نے اسے ابو الفتوح رازی کی کتاب سے لیا ہے لہذا عبارات میں فرق ہے۔ البتہ جتنی چہل حدیث میں تھیں میں نے ان سب کا ترجمہ کر دیا ہے مترجم

فائدہ تھا۔ اور جو کچھ ہم نے آگے بھیجا اسے ہم نے پا لیا اور جو چھوڑ آئے ہیں نقصان کیا۔

(۱) محدث قمینقل کرتے ہیں امام جعفر صادق نے ایک وصیت کی خواہش رکھنے والے ایک شخص سے فرمایا :

"سفر آخرت کے لئے زاد راہ اکٹھا کرو۔ اور جانے سے پہلے اسے بھیج دو تا کہ تمہیں مرتے وقت دوسروں سے التماس اور وصیت نہ کرنی پڑے کہ وہ بعد میں تمہارے لئے یہ زاد راہ بھیج دیں" (۱)۔

(۱) یہ حدیث مختلف کتابوں میں مختلف عبارات کے ساتھ نقل ہوئی ہے۔ جناب شیخ عباس قمی مرحوم نے اس حدیث کو فارسی میں نقل کیا ہے عربی نہیں لکھی۔ میں نے فقط فارسی عبارت کا ترجمہ کیا ہے مترجم

تیرھویں حدیث

نامحرم عورت کی طرف نگاہ کرنے کی مذمت

شیخ صدوق حضرت رسول اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) سے نقل کرتے ہیں -

"مَنْ مَلَأَ عَيْنَهُ مِنْ امْرَأَةٍ حَرَامًا حَسْرَةً اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُسَمَّرًا بِمَسَامِيرٍ مِنْ نَارٍ حَتَّى يَفْضِيَ اللَّهُ تَعَالَى بَيْنَ النَّاسِ ثُمَّ يُؤْمَرُ بِهِ إِلَى النَّارِ"

(سفینۃ البحار جلد ۲ صفحہ ۱۷۱)

ترجمہ:-

"جو بھی نا محرم عورت کی طرف بھر پور نگاہ کرے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس طرح محشور فرمائے گا کہ آگ کی میخیں اس میں پیوست ہوں گی اور اللہ تعالیٰ تمام لوگوں کے حساب کتاب سے فارغ ہو کر حکم دے گا کہ اسے آگ میں ڈال دیا جائے (یعنی اتنی مدت اسے اذیت ناک انتظار میں گزارنا پڑے گی)۔"

شیخ صدوق نے پیغمبر اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) سے ایک طولانی حدیث نقل کی ہے۔

"جو شخص کسی نا محرم عورت سے مصافحہ کرے تو قیامت کے دن لوہے کا طوق اس کی گردن میں ہو گا اور زنجیروں میں جکڑا ہوا ہو گا پس حکم دیا جائے گا کہ اسے آگ میں پھینک دو۔ اور جو شخص ایسی عورت کے ساتھ مذاق کرے جس

کا وہ مالک نہ ہو یعنی اپنی بیوی اور کنیز کے علاوہ کسی عورت سے مذاق کرے تو ہر لفظ کے بدلے میں ہزار سال محبوس ہو گا۔"

اور فرمایا کہ:

"جو شخص کسی عورت یا کنیز کے ساتھ فعل حرام کر سکتا تھا مگر خوف خدا کی وجہ سے بچا رہا تو اللہ تعالیٰ جہنم کی آگ کو اس پر حرام کر دے گا۔ اور قیامت کے بڑے خوف سے اسے محفوظ رکھے گا بہشت میں داخل کر دے گا۔"

چودھویں حدیث

چار چیزوں کے چھپانے کے بارے میں

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ الْبَاقِرُ عَلَيْهِ السَّلَامُ:

"أَرْبَعٌ مِنْ كُنُوزِ الْبِرِّ

9: كِتْمَانُ الْحَاجَةِ

9: وَ كِتْمَانُ الصَّدَقَةِ

9: وَ كِتْمَانُ الْوَجْعِ

9: وَ كِتْمَانُ الْمُصِيبَةِ

9: (تحف العقول صفحہ ۲۱۶)

ترجمہ:-

امام محمد باقر نے فرمایا:

"چار چیزیں نیکی اور اچھائی کے خزانوں میں سے ہیں

9: اپنی حاجت،

9: صدقہ،

9: درد

9: اور مصیبت کو چھپانا۔"

(محدث قمی) کہتے ہیں کہ کتاب مجموعہ ورام میں احنف سے روایت نقل ہوئی ہے جسے ذکر کرنا مناسب ہے (مصنف

کہتے ہیں کہ) میں نے اپنے چچا صعصعہ سے شکم درد کی شکایت کی تو اس نے مجھے ڈانٹ کر کہا:

اپنے جیسے انسان کے سامنے اپنے درد کی شکایت نہ کر کیونکہ جس کے سامنے شکایت کرے گا۔ آگ تو وہ شخص تیرا دوست ہو گا تو وہ پریشان ہو گا اور اگر دشمن ہوا تو سن کر خوش ہو گا اسی طرح تجھے کوئی درد عارض ہوا ہے تو اس کی شکایت مخلوق کے سامنے نہ کر جو اپنا درد دور کرنے سے قاصر ہے تو تیرا درد دور کرنا اس کے بس میں کیونکر ہو گا۔ تجھے ایسی ذات کے سامنے عرض کرنا چاہیے جس نے تجھے اس درد میں مبتلا کیا ہے۔ وہ قدرت رکھتا ہے کہ تجھ سے وہ درد دور کرے اور کشائش عنایت فرمائے۔ اے بھتیجے چالیس سال ہو گئے ہیں کہ میری ایک آنکھ کی بینائی چلی گئی ہے۔ اس آنکھ کے ذریعے کوہ و بیاباں کی کوئی چیز دکھائی نہیں دیتی۔ لیکن میں نے ابھی تک اس کا ذکر اپنے اہل و عیال سے نہیں کیا۔

پندرھویں حدیث

مومن کی حاجت پوری نہ کرنے کی مذمت

رَوَى ابَانُ ابْنُ تَغْلِبٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ:

أَيُّهَا مُؤْمِنٌ سَأَلَ أَخَاهُ الْمُؤْمِنُ حَاجَةً وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَى قَضَائِهَا فَرَدَّ عَنْهَا سَلَطَ اللَّهُ عَلَيْهِ شَجَاعًا فَيُقْبِرُهُ بِنَهْسٍ مِنْ أَصَابِعِهِ

(عدةالدا عیصفحہ ۱۹۰)

ترجمہ:-

شیخ اجل ابن فہد حلی نے ابان بن تغلب کے ذریعے امام جعفر صادق سے روایت نقل کی ہے:

"جب کوئی شخص اپنے مومن بھائی سے کوئی کام کہے اور وہ کر سکنے کے باوجود انجام نہ دے تو اللہ تعالیٰ قبر میں

اس پر بہت بڑا سانپ مسلط کرے گا جس کا نام شجاع ہے جو ہمیشہ اس کی انگلیوں کو ڈستا رہے گا۔"

ایک دوسری روایت میں ہے کہ

"وہ سانپ اس کی انگلی کو ڈستا رہے گا قیامت تک (یعنی اس آدمی کے بخشے جانے یا عذاب میں مبتلا ہونے تک)۔"
شیخ عباس قمی فرماتے ہیں دینی بھائیوں کی حاجت روائی کے بارے میں بہت سی روایات ہیں۔ امام باقر سے مروی ہے:
"جو شخص اپنے بھائی کی حاجت روائی کرے تو اللہ تعالیٰ اس پر ستر ہزار فرشتوں کا سایہ کرتا ہے اور حاجت روائی کے لئے اٹھائے جانے والے ہر قدم کے بدلے میں ایک نیکی لکھی جائے گی اور ایک برائی مٹا دی جائے گی اور ایک درجہ بلند کر دیا جائے گا۔ اور جب اس کے کام سے فارغ ہو گا تو اس کے لئے حج اور عمرہ کا ثواب لکھا جائے گا۔"
حضرت امام جعفر صادق سے منقول ہے:

"مومن بھائی کی حاجت پوری کرنا حج، حج اور حج ہے۔ حتیٰ کہ دس بار آپ نے تکرار فرمایا ہے"

روایت میں آیا ہے کہ

"جب بنی اسرائیل میں کوئی عابد عبادت کی حد کو پہنچ جاتا تھا۔ تو تمام عبادات سے لوگوں کی حاجت کے لئے کوشش کرنے کو اختیار کرتا تھا۔"

اور جناب شاذان ابن جبرائیل قمی نے رسول اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) سے روایت کی ہے کہ شب معراج حضور اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) نے جنت کے دوسرے دروازے پر یہ کلمات لکھے ہوئے دیکھے
"ہر چیز کا وسیلہ ہے اور آخرت میں خوشی کا وسیلہ چار چیزیں ہیں یتیموں کے سر پر ہاتھ پھیرنا، بیوہ عورتوں پر مہربانی کرنا، مومنین کی حاجت پوری کرنا، فقیریوں اور مسکین لوگوں کی خبر گیری اور خدمت کرنا۔"
لہذا علماء بزرگان دین اور مومنین کی حاجت پوری کرنے کے لئے بہت اہتمام کرتے تھے چنانچہ اس موضوع سے متعلق بہت سے واقعات نقل ہوئے ہیں جن کا ذکر یہاں پر طول کا سبب بنے گا۔

سولہویں حدیث

مومنین کو خوش کرنے کے بارے میں

شیخ کلینی و صدوق نے سدید صیرفی سے ایک طولانی حدیث نقول کی ہے۔

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ فِي حَدِيثِ طَوِيلٍ:

"إِذَا بَعَثَ اللَّهُ الْمُؤْمِنَ مِنْ قَبْرِهِ خَرَجَ مَعَهُ مِثَالُ مِثَالٍ يُقَدِّمُهُ أَمَامَهُ كُلَّمَا رَأَى الْمُؤْمِنَ هَوَّلًا مِنْ أَهْوَالِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ قَالَ لَهُ الْمِثَالُ لَا تَفْرَغْ وَلَا تَحْزَنْ وَأَبْشِرْ بِالسُّرُورِ وَالْكَرَامَاتِ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ حَتَّى يَقْفَ بَيْنَ يَدَيْ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَحَسَابًا يَسِيرًا وَيَأْمُرُ بِهِ إِلَى الْجَنَّةِ وَالْمِثَالُ أَمَامَهُ يَقُولُ لَهُ الْمُؤْمِنُ بَرَحْمَتِكَ اللَّهُ نِعْمَ الْخَارِجُ خَرَجْتَ مَعِيَ مِنْ قَبْرِي وَمَا زِلْتُ تُبَشِّرُنِي بِالسُّرُورِ وَالْكَرَامَاتِ مِنَ اللَّهِ حَتَّى رَأَيْتَ ذَلِكَ فَيَقُولُ مَنْ أَنْتَ؟ فَيَقُولُ أَنَا السُّرُورُ كُنْتُ أَدْخَلْتُ عَلَى أَخِيكَ الْمُؤْمِنِ فِي الدُّنْيَا خَلَقَنِي اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْهُ"

(اصول کافی جلد ۳ صفحہ ۲۷۳)

ترجمہ:-

امام جعفر صادق نے فرمایا:

"جب اللہ تعالیٰ مومن کو قبر سے اٹھائے گا تو اس کے ساتھ ایک مثالی صورت بھی قبر سے نکلے گی جو اس کے آگے آگے ہو گی پس قیامت کی بولناکی جب وہ مومن دیکھے گا تو مثالی صورت اسے کہے گی پریشان نہ ہو ڈر نہیں تجھے خدا کی طرف سے سرور اور عزت و کرامت کی خوشخبری ہو اسے لگا تا رہے حوصلہ و تسلی ملتی رہے گی یہاں تک کہ جب حساب کے مقام پر وہ مومن پہنچے گا تو اللہ تعالیٰ اس سے آسان حساب لے گا۔ اس پر بھی وہ صورت خوشخبری دے گی۔ اللہ تعالیٰ اسے جنت میں جانے کا حکم دے گا وہ مثالی صورت مومن کے آگے آگے ہو گی تو مومن اس سے کہے گا خدا تم پر رحمت کرے تم میرے لئے بہترین ساتھی تھے تم میری قبر سے میرے ساتھ نکلے ہو اور مسلسل مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے خوشی اور کرامت کی بشارت دیتے رہے ہو یہاں تک کہ میں نے وہ سرور و کرامت خود دیکھی ہے۔ اب یہ بتاؤ تم کون ہو؟ وہ کہے گی کہ تو نے دنیا میں اپنے مومن بھائی کو خوش کیا تھا تو اللہ تعالیٰ نے مجھے اس خوشی سے پیدا کیا ہے تا کہ تمہیں روز قیامت خوش رکھ سکوں۔"

سترہویں حدیث

صلہ رحمی اور امانت کے بارے میں

علامہ مجلسینے ثقہ جلیل حسین ابن سعید ابوازیسے اور انہوں نے امام محمد باقر سے روایت کی ہے کہ حضرت نے

فرمایا کہ ایک آدمی نے جناب ابوذر (رحمۃ اللہ علیہ) کو بکریوں کی بچے پیدا ہونے کی خوشخبری دی کہ تمہیں بشارت ہو کہ تمہاری بکریوں نے بچے دیئے ہیں اور اب بہت زیادہ ہو گئی ہیں۔ جناب ابو ذر (رحمۃ اللہ علیہ) نے کہا ان کا زیادہ ہونا مجھے خوش نہیں کرتا اور مجھے یہ بات پسند نہیں ہے پس جو کم ہو لیکن کفالت کرے اس زیادہ سے بہتر ہے جو انسان کو اپنی طرف مشغول کر لے کیونکہ میں نے پیغمبر اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) سے سنا ہے:

"يُقُولُ عَلَى حَافَتِي الصِّرَاطِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الرَّحْمُ وَالْأَمَانَةُ فَإِذَا مَرَّ عَلَيْهِ الْوُصُولُ لِلرَّجْمِ الْمُؤَدَّى الْأَمَانَةُ لَمْ يَنْكَفَأْ بِهِ فِي النَّارِ" (سفینۃ البحار جلد ۱ صفحہ ۴۱)

ترجمہ:-

پیغمبر اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) نے فرمایا:

"پل صراط کے دونوں طرف قیامت کے دن رحم اور امانت ہوں گے پس جب قریب سے صلہ رحمی کرنے والا، امانت ادا کرنے والا گزرے گا تو وہ دونوں اس کو جہنم میں گرنے سے بچائیں گے"

اور ایک اور روایت میں ہے کہ

"اگر قطع رحمی کرنے والا اور امانت میں خیانت کرنے والا گزرے گا تو اسے وہاں کوئی عمل فائدہ نہ دے گا بلکہ پل صراط اسے جہنم میں گرا دے گی۔"

اٹھارہویں حدیث

روزگار زندگی میں حساب و کتاب رکھنے کے بارے میں

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ الْبَاقِرُ عَلَيْهِ السَّلَامُ:

"الْكَمَالُ كُلُّ الْكَمَالِ النَّفَقَةُ فِي الدِّينِ وَالصَّبْرُ عَلَى النَّانِيَةِ وَ تَقْدِيرُ الْمَعِيشَةِ"

(تحف العقول صفحہ ۲۱۳)

ترجمہ:-

امام محمد باقر نے فرمایا:

"سب سے بڑا کمال یہ ہے کہ دین کو اچھی طرح سے سمجھا جائے، مصیبت پر صبر کیا جائے، اخراجات زندگی میں حساب و اندازہ گیری کو دخل حاصل ہے۔"

شیخ عباس قمی کہتے ہیں کہ آخری جملے کا مطلب یہ ہے کہ انسان اپنی ماہانہ آمدنی کا اندازہ لگائے اور اس کے مطابق خرچ کرے پس جب کسی کی آمدنی تین روپے ہو تو اسے چاہیے کہ روزانہ ایک روپیہ (یعنی اپنی آمدنی کا ایک تہائی) خرچ کرے اور اس سے زیادہ خرچ نہ کرے اگر اتفاقاً ایک دن زیادہ خرچ کرے تو دوسرے دن کم خرچ کرے۔ تا کہ سوال کرنے اور قرض اٹھانے کی ذلت سے دو چار نہ ہو نا پڑے۔ استاد ثقہ الاسلام نوری کتاب مستدرک الوسائل کے خاتمہ میں نقل کرتے ہیں:

ملا علامہ محمد تقی مجلسی کی والدہ عارفہ مقدسہ صالحہ تھی ان کے تقویٰ کے بارے میں نقل ہوا ہے کہ جب ان کے شوہر ملا مقصود علی سفر پر جانے لگے تو اپنے بیٹوں ملا محمد تقی مجلسی اور ملا محمد صادق کو علامہ مقدس و پربیز گار ملا عبداللہ شو شتری کے پاس تحصیل علم دین کے لئے لے آئے اور ان کی خدمت میں درخواست کی کہ ان کی تعلیم کا خیال رکھیں اس کے بعد سفر پر چلے گئے۔

پس ان دنوں میں عید اُنی جناب ملا عبداللہ نے تین تومان (ایرانی سکہ) ملا محمد تقی مجلسی کو دیئے اور فرمایا کہ انہیں اپنی معاشی ضروریات کے لئے خرچ کرے انہوں نے فرمایا کہ ماں کی اجازت اور اطلاع کے بغیر خرچ نہیں کر سکتے۔ جب اپنی والدہ کی خدمت میں آئے تو ان کو سارا قصہ بتایا تو ماں نے بتایا کہ تمہارے باپ کی ایک دکان ہے جس کا غلہ چودہ روپے کا ہے اور وہ تمہارے اخراجات کے برابر ہے جس طرح میں نے تمہارے لئے تقسیم اور معین کیا ہے اس عرصے میں تمہاری یہ عادت بن گئی ہے۔ اب اگر یہ تین تومان لے لوں تو تمہارے لئے معیشت میں خرابی پیدا ہو جائے گی۔ یہ پیسے ختم ہو جائیں گے اور تم پہلی عادت بھلا دو گے پھر اپنے کم اخراجات پر صبر نہ کر سکو گے تو میں بھی مجبور ہو جاؤں گی کہ اکثر اوقات تمہاری تنگدستی کی شکایت ملا عبداللہ اور دوسروں کے پاس لے جاؤں اور یہ کام ہماری شان کے لائق نہیں ہے۔

پس یہ بات ملا عبداللہ کو معلوم ہوئی تو انہوں نے ان دونوں بھائیوں کے حق میں دعا کی اور ان کی دعا خدا نے قبول کی اور اس جلیل سلسلہ کو دین کے حامیوں اور شریعت سید المرسلین پیغمبر آخر الزمان (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) کے مروجین

اور پھیلانے والوں میں قرار دیا اور خدا ان میں سے علامہ مجلسی جیسی شخصیت کو سامنے لایا۔

فائدہ

آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ اس حدیث میں سختیوں اور مصیبتوں میں صبر کی ترغیب دلائی گئی ہے صبر کی تعریف و مدح میں روایات اور حکایات بہت ہیں میں یہاں پر ایک روایت اور حکایت پر اکتفا کرتا ہوں۔
امام جعفر صادق سے منقول ہے:
"جب مومن کو قہر میں داخل کرتے ہیں تو نماز اس کے دائیں طرف اور زکوٰۃ اس کے بائیں طرف ہوتی ہے۔ اس کی نیکی اس کے سر کی طرف اور صبر اس کے ایک طرف کھڑا ہو جاتا ہے۔ جب سوال کرنے والے دو فرشتے آتے ہیں تو صبر نماز، زکوٰۃ اور نیکیوں کو کہتا ہے کہ اپنے ساتھی کا خیال رکھو اور اس کی حفاظت کرو جب تم عاجز ہو جاؤ تو اس کے ساتھ ہوں۔"

حکایت

بعض تاریخوں میں نقل ہوا کہ کسریٰ حکیم بزر جمہر پر غضبناک ہوا اور حکم دیا کہ اسے ایک اندھیری جگہ پر قید کر دیں اور زنجیروں اور طوقوں میں جکڑ دیں کچھ دن اسی حالت میں گزر گئے کسریٰ نے ایک دن کسی کو بھیجا کہ اس کی خبر لے او اور اس کا حال معلوم کرو جب وہ آدمی دیکھنے کو آیا تو اس نے اس حکیم کو پر سکون و آرام اور خوشحال اطمینان کی حالت میں دیکھا تو وہ دیکھنے والا کہنے لگا تو اتنی تنگی اور سختی کی حالت میں ہے لیکن یوں لگ رہا ہے کہ تو بہترین آسائش و آرام میں زندگی گزار رہا ہے۔ (آخر وجہ کیا ہے) حکیم بزرگ نے کہا کہ میں نے چھ چیزوں کا ایک معجون تیار کیا ہے اسے استعمال کرتا ہوں اسی وجہ سے میرا وقت اس طرح خوشی میں گزر رہا ہے تو وہ کہنے لگا معجون ہمیں بھی بتاتا کہ سختیوں اور مشکلات کے وقت استعمال کر کے ہم بھی اس سے فائدہ اٹھائیں۔ تو حکیم نے کہا وہ چھ چیزیں یہ ہیں:-

- (۱) اللہ تعالیٰ پر اعتماد و بھروسہ
 - (۲) جو کچھ مقدر میں ہے وہ ہو کر رہے گا
 - (۳) آزمائش میں مبتلا شخص کیلئے صبر سب سے بہترین چیز ہے
 - (۴) اگر صبر نہ کروں تو کیا کروں
 - (۵) اس مصیبت سے زیادہ سخت مصیبت بھی ہوسکتی ہے
 - (۶) ایک گھڑی سے دوسری گھڑی تک کشائش و آزادی کی امید ہے۔
- جب یہ اطلاع کسریٰ بادشاہ کو دی گئی تو اس کی آزادی کا حکم دیا اور اس کا احترام کیا۔

انیسویں حدیث

جھوٹ کی مذمت

شیخ کلینی نے امام باقر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا:
إِنَّ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ جَعَلَ لِلشَّرِّ أَقْفَالًا وَأَجْعَلَ مَفَاتِيحَ تِلْكَ الْأَقْفَالِ الشَّرَابَ وَالْكَذِبَ شَرٌّ مِنَ الشَّرَابِ
(سفینہ البحار جلد ۲ صفحہ ۸۳ ۴)

ترجمہ :-

امام باقر نے فرمایا :

"خداوند عزوجل نے شر اور برائی کیلئے تالے قرار دیئے ہیں اور ان تالوں کی چابی شراب ہے اور جھوٹ شراب سے بدتر ہے۔"

شیخ عباس قمی فرماتے ہیں جھوٹ کی مذمت میں بہت سی روایات ہیں اور اس کی مذمت کیلئے حضرت امیر المومنین کا یہ فرمان کافی ہے۔ حضرت نے فرمایا:

"اس وقت تک کوئی آدمی ایمان کا ذائقہ نہیں پاسکتا جب تک مکمل طور پر جھوٹ کو نہ چھوڑ دے۔"
یعنی سنجیدگی یا مذاق کسی حالت میں بھی جھوٹ نہ بولے۔

بیسویں حدیث
شراب پینے کی مذمت

شیخ صدوق نے حضرت رسول خدا (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) سے روایت کی ہے کہ حضرت نے فرمایا:
"إِنَّ شَرَابَ الْخَمْرِ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَسْوُودًا وَجْهَهُ مُزْرَقَةٌ عَيْنَاهُ مَائِلَا شَدُّهُ سَائِلَا لُعَابُهُ دَالِعًا لِسَانُهُ مِنْ قَفَاةٍ". (بحار جلد ۷۹ صفحہ ۱۲۶)

ترجمہ:-

شراب پینے والا قیامت کے دن اس حال میں محسوس ہو گا کہ اس کا چہرہ سیاہ ہو گا اس کی آنکھیں نیلگوں ہوں گی اس کا منہ ٹیڑھا ہو گا اور اس کی زبان سے رال (لعاب دہن) بہتی ہو گی اور گدی سے اس کی زبان باہر نکلی ہو گی۔
شیخ عباس قمی کہتے ہیں کہ شراب کی مذمت میں روایات بہت ہیں اور روایات میں آیا ہے کہ شراب ام الخبائث اور ہر برائی کی جڑ ہے اور شرابی پر ایسی گھڑی آتی ہے کہ اس کی عقل ختم ہو جاتی ہے۔ اس وقت وہ اپنے پروردگار کو نہیں پہچانتا ہر گناہ کرتا ہے۔ اور ہر حرمت اور احترام کو پامال کرتا ہے۔ اور ہر ایک سے قطع رحمی کرتا ہے۔ اور ہر برا کام کرتا ہے۔ مست آدمی کی باگ شیطان کے ہاتھ میں ہے اگر شیطان اس کو بتوں کو سجدہ کرنے کا حکم دے تو سجدہ کرتا ہے۔ شیطان اس کو جہاں لے جانا چاہے یہ اس کی اطاعت و فرمان برداری کرتا ہے۔ نیز روایت میں آیا ہے:
"شرابی سے کسی عورت کی شادی نہ کرو اگر تم نے ایسا کیا تو یہ ایسے ہی ہے کہ جیسے تم نے زنا کے لئے کوئی عورت دی ہو، جب شرابی بات کرے تو اس کی بات کی تصدیق نہ کرو، اس کی گواہی قبول نہ کرو، اسے اپنے مال میں امانت دار نہ سمجھو یعنی اپنا مال اس کے ہاتھ میں نہ دو اس کے ساتھ دوستی نہ رکھو، اس کے سامنے نہ ہنسو اس سے ہاتھ نہ ملاؤ، گلے نہ ملو، اگر بیمار ہو جائے تو اس کی عیادت نہ کرو، اگر مر جائے تو اس کے جنازے کے ساتھ نہ جاؤ، شرابی کے ساتھ نہ جاؤ، کیونکہ اگر لعنت نازل ہو تو جو لوگ اس کے ساتھ بیٹھے ہوں گے سب کو گھیر لے گی، ایسے دسترخوان پر بھی نہ بیٹھو جس پر شراب پی جا رہی ہو، اور تمہیں معلوم ہونا چاہئے کہ شرابی بت پرست کی طرح ہے۔ اور جو شراب پیتا ہے چالیس دن تک اس کی نماز قبول نہیں ہوتی۔ شرابی قیامت کے دن اس طرح اُٹے گا کہ کوزہ اس کی گردن میں اور پیالہ اس کے ہاتھ میں ہو گا اور اس کی بدبو ہر قسم کے مردار سے بدتر ہو گی۔ مخلوقات میں سے جو بھی اس کے پاس سے گزرے گا اس پر لعنت بھیجے گا۔"

حدیث 21-30

اکیسویں حدیث
سود کی مذمت

شیخ جلیل القدر علی ابن ابراہیم قمی نے اپنے باپ سے انہوں نے ابن ابی عمیر سے انہوں نے جمیل سے اور انہوں نے امام جعفر صادق سے روایت کی ہے کہ
قَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ:
"إِنَّهُمْ رَبَا أَعْظَمُ عِنْدَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ سَعِينٍ زَانِيَةٍ كُلُّهَا بِدَاتٍ مَحْرَمٍ فِي بَيْتِ اللَّهِ الْحَرَامِ"
ترجمہ:-

حضرت امام جعفر صادق نے فرمایا:

"سود کے ایک درہم کی برائی خدا کے نزدیک خانہ کعبہ میں اپنی محرم عورتوں سے ستر بار زنا کرنے سے زیادہ ہے۔"

شیخ عباس قمی کہتے ہیں بہت سی آیات اور روایات سود کی مذمت اور اس کے گناہ کی سنگینی کے بارے میں ہیں۔ اسی مضمون کی چند روایات شیخ صدوق نے نقل کی ہیں۔

پیغمبر اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) نے امیر المومنین- کو یہ وصیت کی تھی:
 "یا علی- سود کے ستر (۷۰) جز ہیں ان میں سے سب سے آسان یہ ہے کی انسان اپنی ماں کے ساتھ کعبہ میں نکاح (زنا) کرے۔"

نیز رسول اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) سے روایت نقل ہوئی ہے:
 "جو سود کھائے اللہ تعالیٰ اس کے پیٹ کو جہنم کی اس مقدار سے بھر دے گا جتنا اس نے سود کھایا ہو گا پس اگر اس نے سود کے ذریعے کوئی مال کمایا ہو تو اللہ تعالیٰ اس کا کوئی عمل قبول نہ فرمائے گا۔ جب اس کے پاس ایک قیراط سود کا ہو گا وہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتوں کی لعنت کی زد میں ہو گا۔"
 اور فرمایا:

"بدترین ذریعہ معاش سود کمانا ہے۔"

حضور اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) سے نقل ہوا ہے:
 "جو شخص غیر حلال طریقے سے مال کمانے گا وہ جہنم کی آگ میں لے جانے کا سبب بنے گا۔"

بائیسویں حدیث

امام جعفر صادق- کی نصیحتوں کے بارے میں

شیخ صدوق نے ابان بن تغلب سے روایت نقل کی ہے وہ کہتا ہے کہ میں نے امام جعفر صادق-کی خدمت میں عرض کی
 کونسی چیز انسان میں ایمان کو ثابت رکھتی ہے۔
 قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ :
 "الَّذِي يَنْبُئُهُ فِيهِ الْوَزْعُ وَالَّذِي يَخْرُجُهُ مِنْهُ الطَّمَعُ."
 (میزان الحکمت جلد ۱ صفحہ ۳۲۱)
 ترجمہ:-

امام جعفر صادق- نے فرمایا:

"جو چیز انسان میں ایمان کو ثابت رکھتی ہے وہ پرہیز گاری ہے۔ اور جو چیز انسان سے ایمان کو نکال دیتی ہے وہ لالچ ہے۔"

شیخ عباس قمی کہتے ہیں کہ اس باب میں بہت سی روایات ہیں پرہیز گاری اور (ورع) محرمات کو ترک کرنا، حرام اور مشکوک و مشتبہ چیزوں سے بچنا۔ عمرو ابن سعید تقفی سے نقل ہوا ہے کہ میں نے امام جعفر صادق- کی خدمت میں عرض کی کہ میں ہمیشہ آپ کی ملاقات نہیں کر سکتا پس آپ مجھے ایسی تعلیم فرمائیں کہ جس پر عمل کروں حضرت- نے فرمایا:
 "میں تجھے اللہ سے ڈرنے اور پرہیز گاری اور نیکیوں کی کوشش کرنے کی وصیت کرتا ہوں اور تجھے معلوم ہونا چاہئے کہ نیکیوں کی کوشش کرنے کا اس وقت تک کوئی فائدہ نہیں جب تک پرہیز گاری ساتھ نہ ہو۔"
 حضرت- نے حماد کو فرمایا:

"اگر تو چاہتا ہے کہ تیری آنکھیں روشن ہوں (تجھے خوشی حاصل ہو) اور تو دنیا اور آخرت کی بھلائی تک پہنچے تو جو کچھ لوگوں کے ہاتھ میں ہے اس کا لالچ نہ کر اور اپنے آپ کو مردوں میں شمار کر اور دل میں یہ نہ کہہ کہ تو لوگوں میں سے کسی سے بلند مرتبہ ہے اور اپنی زبان کی حفاظت کر جس طرح اپنے مال کی حفاظت کرتا ہے۔"
 اور امام زین العابدین- سے نقل ہوا ہے:

"میں نے دیکھا ہے کہ تمام اچھائی اور بھلائی لوگوں سے لالچ نہ رکھنے میں جمع ہو چکی تھی میری نظر میں اچھائی صرف اس میں ہے کہ لوگوں کو دیکھتے ہوئے لالچ دل میں نہ آنے دیا جائے۔"

تیسویں حدیث

زنا اور لواط کی مذمت

شیخ کلینی نے امام جعفر صادق- سے یہ روایت نقل کی ہے۔

قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ:

"لِلزَّانِي سِتُّ خِصَالٍ تَلَاثٌ فِي الدُّنْيَا وَثَلَاثٌ فِي الْآخِرَةِ
 فَأَمَّا اللَّيُّ فِي الدُّنْيَا.

9: فَإِنَّهُ يَذْهَبُ بِنُورِ الْوَجْهِ
 9: وَ يُورِثُ الْفَقْرَ
 9: وَ يُعَجِّلُ الْفَنَاءَ
 وَ أَمَّا اللَّيْثُ فِي الْأَخْرَةِ
 9: فَسُخْطُ الرَّبِّ جَلَّ جَلَّالَهُ
 9: وَ سُوءُ الْحِسَابِ
 9: وَ الْخُلُودُ فِي النَّارِ"
 (المواعظ العددية صفحہ ۱۸۳)

ترجمہ:-

حضرت امام جعفر صادق نے فرمایا :

زانی کے لئے چھ سزائیں ہیں تین سزائیں دنیا میں اور تین سزائیں آخرت میں۔
 وہ تین جو دنیا میں ہیں -

9: (۱) زنا اس کا نور ختم کر دیتا ہے۔

9: (۲) فقیری اور تنگدستی لاتا ہے

9: (۳) اسکی فناء میں جلدی کرتا ہے یعنی اسکی عمر کم کرتا ہے۔

اور وہ تین سزائیں جو آخرت میں ہیں وہ یہ ہیں۔

9: (۱) خدا کا غضب اور ناراضگی۔

9: (۲) حساب میں بدی اور

9: (۳) آگ میں ہمیشگی۔

شیخ عباس قمی فرماتے ہیں اس مضمون کی روایات فراوان ہیں کہ نا محرم عورت کے رحم میں نطفہ ڈالنے کا عذاب بہت سخت ہے۔

شیخ صدوق نے حضرت رسول خدا (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) سے روایت نقل کی ہے کہ

"آدم- کافر زندہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس سے بڑا (برا) عمل نہیں کرتا کہ کسی پیغمبر کو شہید کرے یا کسی امام کو شہید کرے یا خانہ کعبہ کو گرائے جس کو خدا نے اپنے بندوں کا قبلہ قرار دیا ہے یا اپنا پانی کسی ایسی عورت کے رحم میں خالی کرے جو اس پر حرام ہو"

(میزان الحکمت صفحہ ۲۳۸)۔

روایت میں ہے کہ حرام زادے کی کچھ علامتیں ہیں۔

(۱) اہل بیتؑ کا بغض۔

(۲) بچہ اسی حرام کا شوق رکھتا ہے جس سے وہ پیدا ہوا یعنی زنا کا۔

(۳) دین کو حقیر سمجھنا (بے پروائی کرنا)۔

(۴) لوگوں کے ساتھ اس کا چال چلن رہن سہن برا ہو گا جس کا رہن سہن بھائیوں کے ساتھ برا ہو یا تو وہ زنا کے ساتھ پیدا

ہوا ہے یا اس کی ماں حیض کی حالت میں حاملہ ہوئی ہے۔ اور معلوم ہو نا چاہئے کہ لواط کے گناہ کی سنگینی زنا سے

زیادہ ہے اور اللہ تعالیٰ نے ایک امت کو لواط کرنے کی وجہ سے ہلاک کیا۔

روایت میں ہے :

" لواط دبر کے علاوہ ہے اور دبر میں داخل کرنا خدا کا انکار کرنا ہے اور جو شخص لڑکے کے ساتھ جماع (یعنی برا

فعل) کرے۔ قیامت کے دن وہ جنابت کی حالت میں آئے گا اور دنیا کا پانی اسے پاک نہیں کرتا اور اللہ تعالیٰ کا غضب اور

لعنت ہے اس پر۔ اور اس کے لئے اللہ تعالیٰ جہنم تیار کرے گا جو بہت بڑی جگہ ہے"۔

ثقة الاسلام کلینی نے امام جعفر صادق سے نقل کیا ہے :

" جو شخص کسی لڑکے کو شہوت کے ساتھ بوسہ دے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن آگ کی لگام اس کے منہ میں ڈالے گا۔"

چوبیسویں حدیث

غیبت کی مذمت

شیخ کلینی نے امام جعفر صادق سے روایت کی ہے کہ امام فرماتے ہیں کہ پیغمبر اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) نے فرمایا:

"الْغَيْبَةُ أَسْرَعُ فِي دَيْنِ الرَّجُلِ الْمُسْلِمِ مِنَ الْأَكْلَةِ فِي جَوْفِهِ" (سفينة البحار جلد ۲ صفحہ ۳۳۶) ترجمہ:-

حضور اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) نے فرمایا :
"غیبت آکلہ (وہ بیماری ہے جو عضو کو ختم کر دے) سے بھی زیادہ موذی مرض ہے۔ مسلمان کے دین کو فاسد اور تباہ کر دیتی ہے۔"

شیخ عباس قمی فرماتے ہیں کہ غیبت کی مذمت میں بہت سی روایات ہیں بعض روایات میں آیا ہے :
"غیبت زناء سے بھی بد تر ہے اور غیبت جہنم کے کتوں کا سالن ہے اور غیبت کرنے والا جہنم میں ہمیشہ اپنے بدن کا گوشت کھاتا رہے گا اور واویلا اور ہائے تباہی کھتا رہے گا اور یہ شخص ان چار آدمیوں میں سے ایک ہے کہ اہل جہنم کو اپنے عذاب سے زیادہ اس شخص کی وجہ سے تکلیف ہو گی۔"

پچیسویں حدیث

چل خوری کی مذمت

شیخ صدوق نے حضرت رسول خدا (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) سے ایک طولانی حدیث میں روایت کی ہے کہ حضرت (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) نے فرمایا:

"وَمَنْ مَشَى فِي نَيْمَةٍ بَيْنَ اثْنَيْنِ سَلَطَ اللَّهُ عَلَيْهِ فِي قَبْرِهِ نَارًا تُحْرِقُهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَإِذَا خَرَجَ مِنْ قَبْرِهِ سَلَطَ اللَّهُ عَلَيْهِ تَيْنِيًا أَسْوَدَ يَنْهَشُ لَحْمَهُ حَتَّى يَدْخُلَ النَّارَ" (تفسیر البصائر جلد ۸ صفحہ ۴۴۶) ترجمہ:-

حضور اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) نے فرمایا :
"دو آدمیوں کے درمیان چغل خوری کرے تو اللہ تعالیٰ قبر میں اس پر ایک آگ مسلط فرمائے گا جو اسے قیامت تک جلاتی رہے گی۔ پس جب اپنی قبر سے باہر آئے گا تو اللہ تعالیٰ اس پر ایک بڑا سیاہ سانپ مسلط فرمائے گا جو جہنم میں داخل ہونے تک اس کے گوشت کو اپنے دانتوں سے نوچتا رہے گا۔"

شیخ عباس قمی فرماتے ہیں کہ چغل خور کی مذمت میں بھی کافی روایات ہیں اور روایات میں آیا ہے:

"جنت چغل خور اور ہمیشہ شراب پینے والے اور دیوث (بے غیرت) پر حرام ہے"

اور روایت میں ہے:

"كَفَرَ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ عَشْرَةَ"

اس امت میں دس آدمی کافر ہیں ان میں سے ایک چغل خور ہے۔

بدترین چغل خوری کی قسم سعایت ہے یعنی حکومت کے پاس چغلخوری اور شکایت کرنا حدیث میں ہے :

"جو شخص لوگوں کی چغلی حکومت کے پاس لے جائے تو قیامت کے دن آگ کی سو لی پر لٹکایا جائے گا"

اس کے علاوہ اور بھی روایات ہیں۔

چھبیسویں حدیث

اس گھر کے بارے میں جو امام جعفر صادق نے اپنے ایک صحابی کو جنت میں خرید کر دیا

عَنْ هِشَامِ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ كَانَ رَجُلٌ مِنْ مُلُوكِ أَهْلِ الْجَبَلِ يَأْتِي الصَّادِقَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي حِجَّةٍ سِنَةِ فَيْزُلَهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي دَارٍ مِنْ دُورِهِ فِي الْمَدِينَةِ وَطَالَ حُجُّهُ وَتَزَوَّلَهُ فَأَعْطَى أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَشْرَةَ أَلْأَفِ دِرْهَمٍ لِيَشْتَرِيَ لَهُ دَارًا وَخَرَجَ إِلَى الْحَجِّ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ جُعِلَتْ فِدَاكَ إِشْتَرَيْتَ لِي الدَّارَ؟ قَالَ نَعَمْ وَآتَى بِصَكَ فِيهِ:

"بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ هَذَا مَا إِشْتَرَى جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ لِفُلَانِ بْنِ فُلَانٍ الْجَبَلِيِّ لَهُ دَارٌ فِي الْفُرْدُوسِ حَذُّهَا الْأَوَّلُ رَسُولُ اللَّهِ وَ الْحَدُّ الثَّانِي أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ الْحَدُّ الثَّلَاثُ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَ الْحَدُّ الرَّابِعُ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ"

فَلَمَّا قَرَأَ الرَّجُلُ دَالِكَ قَالَ قَدْ رَضِيتُ جَعَلَنِي اللَّهُ فِدَاكَ قَالَ فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ :
 إِنِّي أَخَذْتُ دَالِكَ الْمَالِ فَفَرَقْتُهُ فِي وِلْدِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَ أَرَجُو أَنْ يَتَقَبَّلَ اللَّهُ دَالِكَ وَ يُبَيِّنَكَ بِهِ الْجَنَّةَ"
 قَالَ فَأَنْصَرَفَ الرَّجُلُ إِلَى مَنْزِلِهِ وَكَانَ الصَّكُّ مَعَهُ ثُمَّ إِعْتَلَّ عَلَيْهِ الْمَوْتُ فَلَمَّا حَضَرَتْهُ الْوُفَاةُ جَمَعَ أَهْلَهُ وَ حَلَفَهُمْ أَنْ يَجْعَلُوا الصَّكَّ مَعَهُ
 فَفَعَلُوا دَالِكَ فَلَمَّا أَصْبَحَ الْفَوْمُ غَدَا إِلَى قَبْرِهِ فَوَجَدُوا الصَّكَّ عَلَى ظَهْرِ الْقَبْرِ مَكْتُوبٌ عَلَيْهِ:
 "وَفِي وَلِيِّ اللَّهِ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ"

(مناقب ابن شهر آشوب صفحہ ۲۳۳)

ترجمہ:-

قطب راوندی اور ابن شهر آشوب نے بشام ابن الحکم سے روایت کی ہے کہ ملوک جبل کا رہنے والا ایک مرد جو امام جعفر
 صادق کے دوستوں میں سے تھا اور ہر سال حج کے موقع پر حضرت کی ملاقات کے لئے جب مدینہ میں آتا تھا تو امام
 اسے اپنے ایک گھر میں ٹھہراتے تھے بہت زیادہ محبت کی وجہ سے وہ زیادہ عرصہ حضرت کی خدمت میں ٹھہرتا تھا حتیٰ
 کہ جب ایک مرتبہ مدینہ میں آیا تو حج پر جانے سے پہلے دس ہزار درہم امام کو دینے کے لئے ایک گھر خریدیں
 تا کہ جب بھی وہ مدینہ آئے تو حضرت کے لئے باعث زحمت نہ ہو حج سے واپسی پر حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا
 اور عرض کی کہ آپ نے میرے لئے گھر خریدا ہے؟ حضرت نے فرمایا: ہاں اور ایک کاغذ اسے دیا اور فرمایا کہ یہ اس
 گھر کی ملکیت کا کاغذ ہے جب اس نے وہ کاغذ پڑھا تو اس میں لکھا تھا:

"بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ" یہ قبالہ ہے اس مکان کا جو جعفر بن محمد نے فلاں بن فلاں جبلی کے لئے خریدا ہے وہ گھر جنت
 الفردوس میں ہے۔ اور اس کی چار حدود ہیں پہلی حد رسول اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) کے گھر کے ساتھ اور دوسری
 حد امیر المومنین کے گھر کے ساتھ ہے۔ تیسری حد حسن بن علی + کے گھر سے ملتی ہے اور چوتھی حد حسین کے گھر
 سے ملتی ہے "

جب اس نے پڑھا تو کہا میں آپ پر قربان جاؤں میں اس گھر پر راضی ہوں حضرت نے فرمایا :
 "اس گھر کے پیسے میں نے امام حسن اور امام حسین کی اولاد میں تقسیم کر دیئے ہیں اور مجھے امید ہے کہ خدا نے تجھ
 سے یہ پیسے قبول فرما لئے ہوں گے اور بدلے میں جنت عطا فرمائے گا۔"
 جب اس شخص کی زندگی کے دن ختم ہوئے لگے اور مرض الموت عارض ہوئی تو اس نے اپنے تمام اہل و عیال کو جمع
 کیا اور انہیں قسم دی کہ میرے مرنے کے بعد یہ کاغذ میری قبر میں رکھیں انہوں نے بھی ایسا ہی کیا دوسرے دن جب اس
 کی قبر پر گئے تو دیکھا کہ وہ ہی کاغذ قبر کے اوپر پڑا ہوا ہے اس پر لکھا ہوا ہے:
 "خدا کی قسم جعفر بن محمد نے جو کچھ مجھے فرمایا اور جو کچھ لکھا تھا اس کی وفا کی ہے" (یعنی پورا کیا ہے مجھے
 جنت الفردوس میں جگہ مل گئی ہے)۔

وضاحت:- قارئین محترم میں نے اصل عربی عبارت کو نقل کیا ہے عربی کا ترجمہ نہیں کیا۔

ستائیسویں حدیث

ابو بصیر کے ہمسائے کی توبہ

عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ كَانَ لِي جَارًا يُتْبِعُ السُّلْطَانَ فَاصَابَ مَا لَاأُ فَاعَادَ قِيَانًا وَ كَانَ يَجْمَعُ الْجَمِيعَ إِلَيْهِ وَ يَشْرِبُ الْمُسْكِرَ وَ يُؤَدِّي
 فَسَكَوْتُهُ إِلَى نَفْسِهِ غَيْرَ مَرَّةٍ فَلَمَّ يَنْتَهِي فَلَمَّا أَنْ أَلْحَتُ عَلَيْهِ قَالَ لِي يَا هَذَا أَنَا رَجُلٌ مُبْتَلَى وَأَنْتَ رَجُلٌ مَعَاذِي فَلَوْ عَرَضْتَنِي لِصَاحِبِكَ
 رَجَوْتُ أَنْ يُنْفَذَنِي اللَّهُ بِكَ فَوَقَعَ دَالِكَ لِي فِي قَلْبِي فَلَمَّا صِرْتُ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ ذَكَرْتُ لَهُ حَالَهُ فَقَالَ لِي إِذَا رَجَعْتَ إِلَى
 الْكُوفَةِ سِيَاتِيكَ فَقُلْ لِي جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ دَعَا مَا أَنْتَ عَلَيْهِ وَ أَضْمَنْ لَكَ عَلَى اللَّهِ الْجَنَّةَ فَلَمَّا رَجَعْتُ إِلَى الْكُوفَةِ
 أَنَانِي فِيمَنْ أَتَى فَاحْتَسَبْتُهُ عِنْدِي حَتَّى خَلَا مِنْ مَنَزِلِي ثُمَّ قُلْتُ لَهُ يَا هَذَا إِنِّي ذَكَرْتُكَ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ فَقَالَ
 لِي إِذَا رَجَعْتَ إِلَى الْكُوفَةِ يَأْتِيكَ فَقُلْ لِي جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ دَعَا مَا أَنْتَ عَلَيْهِ وَ أَضْمَنْ لَكَ عَلَى اللَّهِ الْجَنَّةَ قَالَ فَبَيَّكِي ثُمَّ قَالَ لِي
 اللَّهُ لَقَدْ قَالَ لَكَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ هَذَا؟ قَالَ فَحَلَفْتُ لَهُ إِنَّهُ قَدْ قَالَ لِي مَا قُلْتُ فَقَالَ لِي حَسْبُكَ وَ مَضَى فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ أَيَّامٍ بَعَثَ
 إِلَيَّ فَدَعَانِي وَ إِذَا هُوَ خَلْفَ بَابِ دَارِهِ عَرِيانٌ فَقَالَ لِي يَا أَبَا بَصِيرٍ لَاأُ وَ اللَّهُ مَا بَقِيَ فِي مَنَزِلِي شَيْءٌ إِلَّا وَ قَدْ أَخْرَجْتُهُ وَ أَنَا كَمَا تَرَى
 قَالَ فَمَضَيْتُ إِلَى إِيَّاهُ عَرِيانٌ فَتَأْتِي فَجَعَلْتُ أَخْتَلِفُ إِلَيْهِ وَ أَعَالِجُهُ حَتَّى نَزَلَ بِهِ الْمَوْتُ فَكُنْتُ عِنْدَهُ جَالِسًا وَ هُوَ يَجُودُ بِنَفْسِهِ فَعَسَى عَلَيْهِ
 غَشِيَةٌ ثُمَّ قُبِضَ (رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ) فَلَمَّا حَجَّجْتُ أَتَيْتُ "يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَاسْتَأْذَنْتُ عَلَيْهِ فَلَمَّا دَخَلْتُ" قَالَ لِي ابْتَدَاءً مِنْ دَاخِلِ
 الْبَيْتِ وَ إِحْدَى رَجُلِي فِي الصَّحْنِ وَالْأُخْرَى فِي دِهْلِيزِ دَارِهِ يَا أَبَا بَصِيرٍ قَدْ وَقَيْنَا لِصَاحِبِكَ".

(اصول کافی جلد ۲؛ صفحہ ۳۸۱)

ترجمہ :

ابن شہر آشوب اور ثقہ الاسلام کلینی نے ابو بصیر سے روایت نقل کی ہے کہ ابو بصیر نے کہا کہ " میرا ایک ہمسایہ تھا جو حاکم کے مدد گاروں میں سے تھا اور مالدار تھا گانے والی کنیزیں لے رکھی تھیں اور ہمیشہ لہو و لعب اور ساز و آواز والوں کے گروہ کی انجمن سچی رہتی تھی اور وہ شراب پیتا تھا اور عورتیں اس کے لئے گاتی تھیں اس کے ہمسایہ ہو نے کی وجہ سے میں ہمیشہ تکلیف اور صدمے میں رہتا تھا ان گناہوں کے سننے کی وجہ سے اس کے پاس چند دفعہ شکایت بھی کی لیکن وہ باز نہ آیا ۔

آخر میں نے اس معاملے میں اس کے ساتھ بے حد مبالغہ اور اصرار کیا تو اس نے کہا کہ اے ابو بصیر میں شیطان کا قیدی اور ہوا و ہوس میں مبتلا ہوں تو ان چیزوں سے آزاد ہے لیکن اگر تو میری حالت کو اپنے امام جعفر صادق کی خدمت میں عرض کرے تو امید ہے کہ خدا مجھے خواہشات کی قید سے نجات بخش دے۔

ابو بصیر کہتا ہے کہ اس کی بات نے مجھ پر اثر کیا جب میں مدینہ گیا اور امام کی خدمت میں حاضر ہوا تو اپنے ہمسائے کا حال بیان کیا۔

امام نے فرمایا: جب تو کوفہ جائیگا تو وہ آدمی تجھے ملنے کیلئے آئے گا۔ اسے کہنا اگر گناہ ترک کر دے تو تیری بہشت کا میں ضامن ہوں ۔

ابو بصیر کہتا ہے کہ جب واپس آیا تو لوگ میری ملاقات کیلئے آئے جب وہ آدمی آیا تو میں نے اسے روک لیا خلوت کے موقع پر میں نے اسے کہا میں نے تیرا حال امام جعفر صادق کی خدمت میں عرض کیا ہے حضرت نے فرمایا " اسے میرا سلام کہنا جس حال میں تو ہے اسے چھوڑ دے جنت کا میں ضامن ہوں۔ " وہ میری بات سن کر رونے لگا اور کہنے لگا تجھے خدا کی قسم دیتا ہوں کہ کیا واقعی امام جعفر صادق نے اسی طرح فرمایا؟ میں نے قسم کھا کر کہا اسی طرح فرمایا ہے کہنے لگا کہ یہی میرے لئے کافی ہے یہ کہا اور چل دیا۔

پس چند دن گزرنے کے بعد میرے پاس پیغام بھیجا جب میں اس کے گھر کے دروازے پر پہنچا تو میں نے دیکھا کہ وہ دروازے کے پیچھے بربنہ کھڑا ہے مجھے کہنے لگا اے ابو بصیر جو مال بھی میرے گھر میں تھا میں نے اسے باہر نکال دیا ہے اب میں بربنہ و عریاں ہوں جب میں نے اس مرد کا یہ حال دیکھا تو اپنے بھائیوں کے پاس گیا اور اس کے لئے لباس جمع کیا اور اسے پہنایا۔

چند روز بعد اس نے پھر میری طرف ایک آدمی بھیجا کہ میں بیمار ہو گیا ہوں میرے پاس پہنچ پاس میں مسلسل اس کے پاس جانے لگا اور اس کے علاج معالجے میں مشغول ہو گیا جب اس کی موت کا وقت قریب ہوا تو میں اس کے سر ہانے بیٹھا ہوا تھا۔ اچانک اسے غش آگیا جب ہوش میں آیا تو کہنے لگا اے ابو بصیر تیرے صاحب حضرت امام جعفر صادق نے اپنا وعدہ پورا کیا جو مجھ سے کیا تھا یہ کہا اور اس کے روح قبض ہو گئی۔

اس کے بعد میں حج پر گیا جب مدینہ پہنچا تو چاہتا تھا کہ اپنے امام کی خدمت میں جاؤں حضرت کے دروازے پر اجازت طلب کی تو میرا ایک پاؤں صحن میں تھا اور ایک پاؤں ڈیوڑھی میں تھا کہ امام جعفر صادق نے اپنے حجرے سے مجھے آواز دی کہ اے ابو بصیر تیرے ساتھی کی جس چیز کی ہم نے ضمانت لی تھی وہ پوری کر دی ہے (۱)۔

(۱) اس عبارت میں بھی تمام دوسری روایات کی طرح عربی دان حضرات کے لئے اصل عربی عبارت نقل کی گئی ہے لیکن ترجمہ فقط اس عبارت کا کیا گیا ہے جو جناب شیخ عباس قمینے ان روایات کا اپنی کتاب چہل حدیث میں فارسی میں نقل کیا ہے۔

اٹھائیسویں حدیث

حضرت علی۔ کا واعظ و نصیحت کرنا

عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عِنْدَ كُمْ يَغْتَدِي كُلَّ يَوْمٍ بُكْرَةً مِنَ الْقَصْرِ فَيَطُوفُ فِي أَسْوَاقِ الْكُوفَةِ سُوقًا سُوقًا وَمَعَهُ الدَّرَّةُ عَلَى عَاتِقِهِ وَكَانَ لَهَا طَرْفَانِ وَكَانَتْ تُسَمَّى السَّبَّيْبَةَ فَيَقِفُ عَلَى أَهْلِ كُلِّ سُوقٍ فَيُنَادِي يَا مَعْشَرَ التُّجَّارِ اتَّقُوا اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فَإِذَا سَمِعُوا صَوْتَهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَلْفُوا مَا يَأْتِيهِمْ وَارْعَوْا إِلَيْهِمْ بَقُلُوبِهِمْ وَاسْمَعُوا بِأَذَانِهِمْ فَيَقُولُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَدْ مَوَّأَ الْإِسْتِخَارَةَ وَتَبَرَّكُوا بِالسَّهْوَةِ وَاقْتَرَبُوا مِنَ الْمُتَبَاعِينَ وَتَرَبَّنُوا بِالْحَلْمِ وَتَنَاهُوا عَنِ الْيَمِينِ وَجَانِبُوا الْكُدْبَ وَتَجَافَوْا عَنِ الظُّلْمِ وَانْصَفُوا الْمَظْلُومِينَ وَلا اتَّقَرُّوا بِالرِّبَا وَ أَوْفُوا الْكَيْلَ وَ الْمِيزَانَ وَ لا اتَّبَحَسُوا النَّاسَ أَشْيَانَهُمْ وَ لا اتَّعَثُوا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ فَيَطُوفُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي جَمِيعِ أَسْوَاقِ الْكُوفَةِ ثُمَّ يَرْجِعُ فَيَقْعُدُ لِلنَّاسِ (فروع کا جلد ۵ صفحہ ۱۵۱)

ترجمہ:-

شیخ کلینی کی روایت ہے امام باقر محمد باقر نے فرمایا :
امیر المومنین کوفہ میں ہر روز پہلے دارالامارہ سے نکل کر کوفہ کے بازاروں میں گردش فرماتے اور حضرت علیؑ کے
کاندھوں پر تازیانہ ہوتاتھا۔ جس کے دو سر تھے اور اسے سبیبہ کہتے ہیں۔ حضرت علیؑ ہر بازار کے سرے پر کھڑے ہو
کر آواز دیتے :

"اے تاجرو خدا کے عذاب سے بچو"

جب لوگ حضرت علیؑ کی آواز سنتے تو جو کچھ ہاتھ میں ہوتا تھا اسے رکھ کر امامؑ کی طرف ہمہ تن گوش ہوجاتے۔
حضرت علیؑ فرماتے :

"خیر کی طلب کو مقدم کرو اور اچھے معاملے کے ذریعہ برکت تلاش کرو اور خریداروں کے نزدیک (یعنی اپنی چیز کی
قیمت اتنی زیادہ نہ بتاؤ جو خریدار کی سوچ سے زیادہ ہو) اپنے آپ کو بردباری و تحمل کے ساتھ مزین کرو قسم کھانے
سے بچو اگرچہ حق ہی کیوں نہ ہو، جھوٹ سے بچو اور ظلم و ستم سے دور رہو، مظلوموں کے ساتھ انصاف کرو (یعنی
اگر کسی خریدار کے ساتھ غبن ہو گیا ہو اور وہ معاملہ ختم کرنا چاہتا ہو تو اس کی بات مان لو) سود کے قریب نہ جاؤ
(یعنی جہاں بھی سود کا احتمال ہو اس سے بچو) پیمانہ اور ترازو پورا رکھو اور لوگوں کے حقوق کم نہ کرو اور زمین
میں فساد نہ پھیلاؤ۔"

بازار سے واپس آکر لوگوں کے فیصلے کرتے تھے۔

ترجمہ فقط شیخ قمی فارسی عبارت کا کیا گیا ہے کیونکہ انہوں نے تمام حدیثیں فارسی میں نقل فرمائی ہیں۔

انتیسویں حدیث

امام جعفر صادقؑ نے ایک آدمی کو اس کے ضمیر کی خیر دی

إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْقُرَشِيُّ قَالَ أَتَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ رَجُلٌ فَقَالَ لَهُ يَا بَنَ رَسُولِ اللَّهِ رَأَيْتُ فِي مَنَامِي كَأَنِّي خَارِجٌ مِنْ
مَدِينَةِ الْكُوفَةِ فِي مَوْضِعٍ أَعْرِفُهُ وَكَانَ شِبْحًا مِنْ خَسْبٍ أَوْ رَجُلًا مَنَحُوتًا مِنْ خَسْبٍ عَلِيٍّ فَرَسٌ مِنْ خَسْبٍ يَلُوحُ بِسَيْفِهِ وَأَنَا شَاهِدُهُ
فَرَعًا مَرَّ عَوْبًا فَقَالَ لَهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنْتَ رَجُلٌ تُرِيدُ إِغْتِيَالَ رَجُلٍ فِي مَعِيشَتِهِ فَاتَّقِ اللَّهَ الَّذِي خَلَقَكَ ثُمَّ يَمِئُتُكَ فَقَالَ الرَّجُلُ أَشْهَدُ أَنَّكَ
قَدْ أَوْتَيْتَ عَلْمًا وَاسْتَنْبَطْتُهُ مِنْ مَعْدِنِهِ أَخْبِرْكَ يَا بَنَ رَسُولِ اللَّهِ عَمَّا قَدْ فَسَّرْتُ لِي أَنَّ رَجُلًا مِنْ جِزْرَانِي جَانَنِي وَ عَرَضَ عَلَيَّ
صَنَعْتَهُ فَهَمَمْتُ أَنْ أَمْلِكَهَا بَوَكْسٍ كَثِيرٍ لَمَّا عَرَفْتُ لَيْسَ لَهَا طَالِبٌ غَيْرِي فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ صَاحِبُكَ رَجُلٌ يَقُولَانَا وَ
يَبْرُءُ مِنْ عَدُونَا؟ فَقَالَ نَعَمْ يَا بَنَ رَسُولِ اللَّهِ رَجُلٌ جَبْدٌ الْبَصِيرَةِ مُسْتَحْكَمُ الدِّينِ وَ أَنَا تَائِبٌ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ إِلَيْكَ مِمَّا هَمَمْتُ بِهِ وَ
نَوَيْتُهُ فَأَخْبِرْنِي يَا بَنَ رَسُولِ اللَّهِ لَوْ كَانَ نَاصِبًا حَلَّ لِي إِغْتِيَالُهُ؟ فَقَالَ أَدَّ الْأَمَانَةَ لِمَنْ ائْتَمَنَكَ وَ أَرَادَ مِنْكَ النَّصِيحَةَ وَ لَوْ إِلَى قَاتِلِ
الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ (روضة الكافي - جلد ۸ صفحہ ۲۹۳)

ترجمہ:-

شیخ کلینی کی روایت ہے کہ ایک مرد امام جعفرؑ کی خدمت میں آیا عرض کی یابن رسول اللہ (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) میں
نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں کوفہ سے باہر نکل کر ایک جگہ آیا وہاں لکڑی کے بنے ہوئے شخص کو دیکھا جو لکڑی
کے گھوڑے پر سوار ہے اور اپنی تلوار کو چمکا رہا ہے میں اسے دیکھتے ہوئے دلی طور پر ڈر بھی رہا ہوں اور مرعوب
بھی ہوں۔ حضرتؑ نے فرمایا: تونے ایک مرد کو معاشی طور پر ہلاک کرنے کا ارادہ کیا اور تو یہ چاہتا ہے کہ اس کی
زندگی کا سازوسامان اس سے چھین لے اس خدا سے ڈر جس نے تجھے پیدا کیا ہے اور تجھے موت دے گا۔ اس مرد نے
کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ کو علم عطا ہوا ہے اور آپ نے علم کو اس کے معدن سے نکالا ہے۔ اے فرزند رسولؑ۔ میرا
ہمسایہ میرے پاس آیا اور اپنی تمام املاک بیچنے کا ارادہ ظاہر کیا، میں نے چاہا کہ کم قیمت پر میں ان املاک کا مالک بن
جاؤں کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ میرے علاوہ کوئی خریدار نہیں ہے۔

حضرتؑ نے فرمایا کیا وہ آدمی ہم سے محبت رکھتا ہے اور ہمارے دشمنوں سے بیزار ہے؟

میں نے عرض کیا: ہاں اے فرزند رسولؑ اس شخص کی بصیرت اچھی ہے اور دین مستحکم ہے میں اللہ تعالیٰ اور آپؑ کے
حضور اس ارادہ اور نیت سے توبہ کرتا ہوں۔ پھر اس مرد نے کہا کہ اے فرزند رسولؑ۔ فرمائے کہ اگر یہ آدمی ناصبی
(آپؑ کا دشمن) ہوتا تو اس کے ساتھ دھوکا فریب کرنا جائز تھا؟ حضرتؑ نے فرمایا کہ " جو تجھے امین سمجھے اور تجھ
سے نصیحت چاہے اس کی امانت ادا کر اگرچہ امام حسینؑ کا قاتل ہی کیوں نہ ہو۔"

تیسویں حدیث

عَنْ سَالِمَةَ مَوْلَاةٍ أُمِّ وَالدِّ كَانَتْ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَتْ كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ حِينَ حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ فَأَعْمَى عَلَيْهِ فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ أُعْطُوا الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ بْنِ الْحُسَيْنِ وَهُوَ الْأَفْطَسُ سَبْعِينَ دِينَارًا وَأُعْطُوا بِالشُّفْرَةِ قَالَ وَيَحْكُكُ أَمَا تَقْرَأِينَ الْقُرْآنَ قُلْتُ بَلَى قَالَ أَمَا سَمِعْتِ قَوْلَ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى الَّذِينَ يَصِلُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ وَيَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَيَخَافُونَ سُوءَ الْحِسَابِ فَقَالَ تُرِيدِينَ أَنْ لَا أَكُونَ مِنَ الَّذِينَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى فِيهِمُ الَّذِينَ يَصِلُونَ..... نَعَمْ يَا سَالِمَةُ إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى خَلَقَ الْجَنَّةَ وَطَيَّبَهَا وَطَيَّبَ رِيحَهَا وَإِنَّ رِيحَهَا لِيُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ أَلْفَى عَامٍ وَلَا يَجِدُ رِيحَهَا عَاقٌ وَلَا أَفَاطِعُ رَحِمٍ (تفسير عياش جلد ۲ صفحہ ۲۰۹، تہذیب الاحکام (قدیم) جلد ۲ صفحہ ۳۴۶)

ترجمہ:-

شیخ طوسی (رحمۃ اللہ علیہ) امام جعفر صادق کی کنیز سالمہ سے روایت کرتے ہیں میں امام جعفر صادق کی وفات کے وقت ان کے پاس تھی کہ ایک دفعہ حضرت پر غش کی حالت طاری ہوئی جب افاقہ ہوا تو فرمایا کہ حسن ابن علی ابن حسین افطس کو ستر اشرفی دو اور فلاں فلاں کو اتنی مقدار دو۔

میں عرض کی کیا آپ ایسے مرد عطا کرتے ہیں جس نے آپ پر خنجر سے حملہ کیا؟ اور آپ کو قتل کرنا چاہتا تھا؟ فرمایا: تو چاہتی ہے کہ میں ان لوگوں سے نہ بنوں جن کی خدا نے صلہ رحمی کے ساتھ مدح کی ہے اور ان کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا کہ " جو لوگ ان کے ساتھ صلہ رحمی کرتے ہیں جن کے ساتھ خدا نے صلہ رحمی کا حکم دیا ہے اور برے حساب سے ڈرتے ہیں" پس حضرت نے فرمایا:

" اے سالمہ خدا نے بہشت کو پیدا کیا اور اسے معطر کیا اور اس کی خوشبو دو ہزار سال کی راہ تک پہنچی ہے لیکن یہ خوشبو عاق والدین اور قطع رحمی کرنے والا نہیں سونگھے گا۔"

حدیث 31-40

اکتیسویں حدیث

نماز کو اہمیت نہ دینے کی مذمت

عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ حَمِيدَةَ أُعْزِيهَا بِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَبَكَتْ وَبَكَتُ لِيكَانَهَا ثُمَّ قَالَتْ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ لَوْ رَأَيْتَ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عِنْدَ الْمَوْتِ لَرَأَيْتَ عَجَبًا فَفَتَحَ عَنِّي ثُمَّ قَالَ اجْمَعُوا لِي كُلَّ مَنْ بَيْنِي وَبَيْنَهُ قَرَابَةٌ قَالَتْ فَلَمْ تَتْرُكْ أَحَدًا إِلَّا جَمَعْنَاهُ قَالَتْ فَتَنَظَّرَ إِلَيْهِمْ ثُمَّ قَالَ إِنَّ شَفَاعَتَنَا لَا أَتَنَالُ مُسْتَخْفًا بِالصَّلَاةِ (عقاب الاعمال صفحہ ۲۸۲)

ترجمہ :-

شیخ صدوق نے ابوبصیر سے روایت کی ہے کہ ابو بصیر کہتے ہیں کہ امام جعفر صادق کی ام ولد حمیدہ (رحمۃ اللہ علیہ) کی خدمت میں امام کی شہادت کی تعزیت کیلئے حاضر ہوا۔ پس وہ خاتون مجھے دیکھ کر رونے لگی۔ مجھے بھی رونا آگیا اس کے بعد کہنے لگیں۔ اے محمد (ابو بصیر) اگر تو امام جعفر صادق کو وفات کے وقت دیکھتا تو تو عجیب چیز دیکھتا۔ امام نے اپنی آنکھوں کو کھولا اور فرمایا کہ ان تمام افراد کو جمع کرو جن کے ساتھ میری قرابت اور رشتہ ہے۔ پس ہم نے حضرت کے تمام رشتہ داروں کو حضرت کے پاس جمع کر دیا۔ حضرت نے ان کی طرف دیکھا اور فرمایا: " ہماری شفاعت ایسے شخص کو نصیب نہ ہوگی جو نماز کو سبک شمار کرے (یعنی نماز کو کوئی اہمیت نہ دے اور اس کی پرواہ نہ کرے)۔"

بتیسویں حدیث

دینی بھائی کی حاجت برآری

عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ قُلْتُ لَهُ جَعَلْتُ فِدَاكَ مَا تَقُولُ فِي مُسْلِمٍ أَتَى مُسْلِمًا زَانِرًا أَوْ طَالِبًا حَاجَةً وَ هُوَ فِي مَنْزِلِهِ فَاسْتَأْذَنَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَأْذَنْ لَهُ وَ لَمْ يَخْرُجْ إِلَيْهِ؟
قَالَ: يَا أَبَا حَمْزَةَ! أَيُّمَا مُسْلِمًا زَانِرًا أَوْ طَالِبًا حَاجَةً وَ هُوَ فِي مَنْزِلِهِ فَاسْتَأْذَنَ لَهُ وَ لَمْ يَخْرُجْ إِلَيْهِ لَمْ يَزَلْ فِي لِعْنَةِ اللَّهِ حَتَّى يَلْتَقِيَ.
فَقُلْتُ جَعَلْتُ فِدَاكَ فِي لِعْنَةِ اللَّهِ حَتَّى يَلْتَقِيَ؟
قَالَ: نَعَمْ يَا أَبَا حَمْزَةَ. (اصول کافی جلد ۴ صفحہ ۸۱)

ترجمہ:-

شیخ کلینی نے ابو حمزہ سے روایت نقل کی ہے میں نے امام باقر کی خدمت میں عرض کی کہ آپ پر قربان جاؤں ایسے مسلمان کے حق میں آپ کیا فرماتے ہیں جو مسلمان کی طرف جائے اور اس سے ملاقات کرنے یا کسی اور غرض کے لئے اجازت طلب کرے لیکن وہ مسلمان گھر میں ہونے کے باوجود ملاقات کیلئے باہر نہ آئے۔
تو حضرت نے فرمایا: اے ابو حمزہ جب تک ان کی ملاقات نہ ہوگی اس وقت تک اس مسلمان پر خدا کی لعنت ہوتی رہے گی۔

ابو حمزہ کہتا ہے کہ میں نے تعجب سے عرض کی آپ پر قربان جاؤں ملاقات کرنے تک یہ مسلمان خدا کی لعنت میں رہے گا؟
فرمایا ہاں۔

تینتیسویں حدیث

خاموشی کی مدح

قَالَ (عَلِيٌّ) عَلَيْهِ السَّلَامُ:
"الْكَلَامُ فِي وَثَاقِكَ مَا لَمْ تَتَكَلَّمْ بِهِ فَإِذَا تَكَلَّمْتَ بِهِ صِرْتَ فِي وَثَاقِهِ فَاحْزَنْ لِسَانَكَ كَمَا تَحْزَنُ ذَهَبَكَ وَ وَرَقَكَ فَرَبُّ كَلِمَةٍ سَلَبَتْ نِعْمَةً وَجَلَبَتْ نِقْمَةً".
(نہج البلاغہ کلمہ ۳۸۱ مفتی جعفر حسین صفحہ ۳۹۰)
ابن ابی حدید۔ جلد ۱۹ اصل ۳۸۷ صفحہ ۳۲۲)
ترجمہ:-

سید رضی رضوان اللہ علیہ نے حضرت امیر المومنین سے نقل کیا ہے فرمایا:
" جب تک تم نے بات نہیں کہ وہ تمہارے کنٹرول میں ہے لیکن جب بات کہہ ڈالی تو تم اس کے اختیار میں چلے گئے۔ لہذا اپنی زبان کی اسی طرح حفاظت کرو جس طرح اپنے سونے چاندی کی حفاظت کرتے ہو کیونکہ بعض باتیں ایسی ہوتی ہیں جو کسی بڑی نعمت کو چھین لیتی ہیں اور کسی عذاب کا موجب بنتی ہیں۔"
فقیر (شیخ عباس قمی) کہتا ہے کہ خاموشی کی مدح میں روایات بہت ہیں یہاں نقل کرنے کی گنجائش نہیں ہے۔

چونتیسویں حدیث

ان لوگوں کے بارے میں جو انسانیت سے دور ہیں

إِنَّهُ قِيلَ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَتَرَى هَذَا الْخَلْقَ كُلَّهُ مِنَ النَّاسِ؟
فَقَالَ:

أَلِقْ مِنْهُمْ التَّارِكَ لِلسَّوَاكِ
وَ الْمُتَرَبِّعَ فِي مَوْضِعِ الصُّبْحِ
وَ الدَّاحِلَ فِيمَا لَا أَلَّا يَعْنِيهِ
وَ الْمَمَارِي فِيمَا لَا أَلَّا عِلْمَ لَهُ بِهِ
وَ الْمُتَمَرِّضَ مِنْ غَيْرِ عِلَّةٍ
وَ الْمُتَشَعِّثَ مِنْ غَيْرِ مُصِيبَةٍ
وَ الْمُخَالَفَ عَلَى أَصْحَابِهِ فِي الْحَقِّ وَ قَدْ اتَّفَقُوا عَلَيْهِ

وَالْمُتَخَرِّجَ آبَائِهِ وَ هُوَ خَلُوٌ مِنْ صَالِحِ أَعْمَالِهِمْ فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ الْخَلْنَجِ يُشْتَرُ لَحَاً عَنْ لَحَاً حَتَّى يُوصَلَ إِلَى جَوْهَرِيَّتِهِ وَ هُوَ كَمَا قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ إِنَّ هُمْ إِلَّا كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ سَبِيلًا.

(بحار الانوار جلد ۷۰ صفحہ ۱۱)

ترجمہ:

شیخ صدوق نے روایت کہ ہے کہ حضرت امام جعفر صادق سے پوچھا گیا یہ مخلوق جو آپ دیکھ رہے ہیں کیا یہ تمام لوگ انسانیت اور آدمیت میں شمار ہوتے ہیں تو جواب میں فرمایا "ان افراد کو آدمیت کی صف سے خارج کر دو" آپ نے فرمایا:

"اس کو انسانوں اور آدمیوں کی صف سے نہ سمجھو جو مسواک نہ کرے، جو تنگ جگہ پر چوڑی مار کر بیٹھے،

جو ایسی بات یا کام میں (خواہ مخواہ) دخل اندازی کرے جو اس کے مطلب کی نہ ہو، جو ایسی بات پر جھگڑے جس کا اسے علم تک نہ ہو،

جو بغیر کسی وجہ کے بیمار بن جائے،

جو غیر مصیبت کے اپنے بالوں کو غبار آلود کرے اور بکھیرے،

حق میں اپنے ساتھیوں کی مخالفت کرے جبکہ آپس میں متفق ہوں،

اور جو اپنے آباء و اجداد پر فخر کرے حالانکہ ان کے اچھے کاموں سے خالی ہو وہ آرمی خلنج (جس کو فارسی میں خدنگ کہتے ہیں اس کے چھلکے) کی طرح ہے اس درخت کی لکڑی تیر بنانے کیلئے مضبوط ہوتی ہے۔ اس کے چھلکے کو اتار دیتے ہیں تاکہ اس کے اصلی جوہر تک پہنچ جائیں پس جس طرح خدنگ کا درخت کا چھلکا اتار کر پھینک دیتے ہیں باوجود اس کے کہ وہ اس لکڑی کے مغز اور جوہر کے بہت ہی قریب ہوتا ہے اسی طرح جو اپنے آباء و اجداد کے فضائل سے خالی ہے اسے بھی دور پھینکتے ہیں۔ اور اس کی پرواہ نہیں کرتے "یہ اسی طرح ہے جس طرح خداوند عالم نے فرمایا ہے کہ وہ لوگ چوپاؤں کی طرح ہیں بلکہ ان سے زیادہ گمراہ اور راہ سے دور ہیں۔"

شیخ عباس قمی فرماتے ہیں کہ بہترین بات کہی ہے جس نے کہا ہے۔

"الْعَاقِلُ يَفْتَحِرُ بِالْهَمِّ الْعَالِيَةِ لِأَنَّ بِالرَّمَمِ الْبَالِيَةِ كُنْ إِبْنٌ مَنْ شَبَّتْ وَ اكْتَسَبَ أَدَبًا يُغْنِيكَ مَحْمُودُهُ عَنِ النَّسَبِ إِنَّ الْفَتَى مَنْ يَقُولُ هَذَا أَنَاذًا لَيْسَ الْفَتَى مَنْ يَقُولُ كَانَ أَبِي."

"عقل مند انسان بلند ہمت پر فخر کرتا ہے نہ کہ (آباء و اجداد کی) بوسیدہ ہڈیوں پر جس کا بھی چاہے بیٹا بن جا لیکن ادب سیکھ اچھا ادب تجھے نسب سے بے نیاز کر دے گا۔ جوان مرد وہ ہے جو یہ کہے کہ میں یہ ہوں (اتنے کمالات و فضائل کا مالک ہوں) نہ کہ کہے کہ میرا باپ ایسا تھا۔"

پینتیسویں حدیث

امیر المومنین کی فرمائش

عَنْ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْحَسَنِيِّ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الرَّضَا عَلَيْهِمَا السَّلَامُ يَا بْنَ رَسُولِ اللَّهِ حَدِّثْنِي بِحَدِيثٍ عَنْ آبَائِكَ فَقَالَ حَدِّثْنِي أَبِي عَنْ جَدِّي عَنْ آبَائِهِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ قَالَ:

"قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: لِأَنَّ بَرَأَلَ النَّاسِ بِخَيْرٍ مَا تَفَاوَتْهُ إِذَا اسْتَوْرُوا هَلْكَوْا"

قَالَ قُلْتُ لَهُ زَيْنُ بِنِ رَسُولِ اللَّهِ قَالَ حَدِّثْنِي أَبِي عَنْ جَدِّي آبَائِهِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ قَالَ:

"قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِنَّكُمْ لَنْ تَسْعَوْا النَّاسَ بِأَمْوَالِكُمْ فَسَعَوْهُمْ بِطَلَا أَقَّةِ الْوَجْهِ وَ حُسْنِ اللَّقَاءِ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّكُمْ لَنْ تَسْعَوْا النَّاسَ بِأَمْوَالِكُمْ فَسَعَوْهُمْ بِأَخْلَافِكُمْ"

قَالَ قُلْتُ لَهُ زَيْنُ بِنِ رَسُولِ اللَّهِ فَقَالَ:

"قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَنْ عَتَبَ عَلَى الزَّمَانِ طَالَتْ مَعْتَبَتُهُ"

(سفينة البحار جلد ۲ صفحہ ۱۲۰)

ترجمہ:-

شیخ صدوق نے جناب عبدالعظیم بن عبداللہ حسنی سے نقل کیا ہے۔ میں نے امام محمد تقی کی خدمت میں عرض کی کہ اے فرزند رسول۔ مجھے ایسی حدیث سنائیں جو آپ کے آباء و اجداد سے نقل کی ہوئی ہو حضرت نے فرمایا کہ میرے باپ نے اپنے آباء سے نقل کیا ہے:

"امیر المومنین نے فرمایا: لوگ اس وقت تک ہمیشہ خیر و خوبی اور بھلائی میں رہیں گے جب تک ایک دوسرے سے فرق

رکھتے ہوں گی۔ جب تمام ایک جیسے ہو گئے تو ہلاک ہو جائیں گے۔" میں (جناب العظیم) نے عرض کی فرزند رسول-کچھ اور فرمائیں پھر حضرت امام محمد تقی-نے آباء و اجداد کے ذریعے امیر المومنین-سے نقل کیا:

"اگر تمہیں ایک دوسرے کے عیب معلوم ہو جائیں تو ایک دوسرے کو دفن بھی نہ کرو گے" میں (جناب العظیم) نے عرض کی فرزند رسول-اور فرمائیے پھر حضرت نے اپنے آباء اور امیر المومنین-سے نقل فرمایا: "تمہارے مالوں میں اتنی گنجائش نہیں ہے کہ ایک دوسرے کو دو (یعنی مال کے ذریعہ ایک دوسرے کو خوشحال نہیں کر سکتے) لہذا ایک دوسرے کو کشادہ روئی اور خوش اخلاقی کے ذریعہ خوشحال کرو کیونکہ میں نے رسول خدا (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) سے سنا ہے کہ حضرت (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) نے فرمایا تم لوگوں کو مال کے ذریعہ وسعت نہیں دے سکتے۔ پس اخلاق کے ذریعہ وسعت دو۔" جناب عبدالعظیم فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کی فرزند رسول-کچھ اور فرمائیے تو حضرت- نے فرمایا کہ امیر المومنین- نے فرمایا ہے:

"جو زمانے پر غصہ و عتاب کرے تو اس کا یہ عتاب طولانی ہوگا۔" یعنی زمانے کی مناسب باتیں ایک دو تو نہیں ہیں کہ جن کے ختم ہونے سے آدمی کا غصہ ختم ہو جائے بلکہ بہت زیادہ اور حدوشمار سے باہر ہیں پس نتیجہ یہ ہو گا کہ انسان کا غصہ طولانی ہوگا۔ شیخ عباس قمی فرماتے ہیں حضرت- کا فرمان نہج البلاغہ میں اسی معنی میں ہے کہ فرمایا:

"کانثوں سے چشم پوشی کرو ورنہ کبھی خوش نہ رہو گے" یعنی دنیا کی ناپسند باتوں، رنج، بلاؤں اور بے وفا دوستوں کی ناپسند باتوں سے چشم پوشی کر اور انہیں برداشت کر، ورنہ کبھی بھی خوش نہ ہوگا اور ہمیشہ غصہ میں رہے گا اور تلخ زندگی گزارے گا کیونکہ دنیا کی طبیعت ہی ناپسند چیزوں کے ساتھ ملی ہوئی ہے۔

روایت میں ہے کہ امام زین العابدین- نے اپنے بیٹے کو فرمایا: "اگر کسی نے تیرے دائیں طرف کھڑے ہو کر تجھے گالی دی اور پھر بائیں طرف آکر معذرت خواہی کر لی تو اسے معاف کر دے اور اس کا عذر قبول کر لو"

جناب عبدالعظیم نے کہا کہ میں نے امام محمد تقی-سے عرض کی کچھ اور بیان کیجئے۔ قَالَ "قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ مُجَالِسَةُ الْأَشْرَارِ تُؤْرِثُ سُوءَ الظَّنِّ بِالْأَخْبَارِ" "آپ- نے فرمایا: حضرت امیر المومنین-کا ارشاد ہے: برے لوگوں کی ہم نشینی اچھے لوگوں پر بد گمانی کا باعث بنتی ہے"

جناب عبدالعظیم کہتے ہیں کہ میں نے امام محمد تقی-سے عرض کی مزید فرمائیں حضرت- نے فرمایا کہ امیر المومنین-کا ارشاد ہے

"يُنْسِ الزَّادِ إِلَى الْمَعَادِ الْعُدْوَانُ عَلَى الْعِيَادِ"

"برا زاد (کمانی) یہ ہے کہ اللہ کے بندوں پر ظلم کیا جائے"

مرحوم شیخ عباس قمی فرماتے ہیں یہ بھی حضرت امیر المومنین-کے کلمات میں سے ہے۔ "الْبَغْيُ آخِرُ مَدَّةِ الْمَلُوكِ"

"بغاوت بادشاہوں کی آخری مدت ہوتی ہے"

(جناب عبدالعظیم کہتے ہیں) میں نے امام محمد تقی-سے عرض کی مزید فرمائیں حضرت- نے فرمایا حضرت امیر المومنین-کا ارشاد ہے۔

"قِيَمَةُ كُلِّ امْرِئٍ مَا يُحْسِنُهُ"

"یعنی ہر آدمی کی قیمت اور ہر شخص کا مرتبہ وہی علم و ہنر اور عرفان ہے جسکو وہ اچھی طرح جانتا ہے۔"

مولا کے اس جملے کا مقصد یہ ہے کہ کمالات نفسانیہ کو حاصل کیا جائے نیز صناعات اور ان کی مثل حاصل کرنے کی رغبت و خواہش ہونا چاہیے خلیل ابن احمد نے کہا ہے کہ بہترین کلمہ جو آدمی کو طلب علم و مغفرت کی رغبت دلاتا ہے مولا کا یہ جملہ ہے جس میں فرمایا ہے کہ ہر مرد کی قدر و قیمت وہی چیز ہے جسے وہ اچھا سمجھتا ہے۔

میں (جناب عبدالعظیم) نے عرض کی حضور کچھ مزید فرمائیے۔ تو فرمایا کہ حضرت امیر المومنین-کا ارشاد ہے "الْمَرْءُ مَخْبُوءٌ تَحْتَ لِسَانِهِ"

"مرد اپنی زبان کے نیچے چھپا ہوا ہے"

یعنی جب تک وہ بولے گا نہیں اس کی قدر و قیمت معلوم نہ ہوسکے گا۔ اسی لئے فرمایا ہے
"تُكَلِّمُوا تَعْرِفُوا"

"بولو تاکہ پہچانے جاؤ۔"

میں (جناب عبدالعظیم) نے عرض کی اے فرزند رسول (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) مزید فرمائیے حضرت نے فرمایا :
"مَا هَلَّكَ امْرَأٌ عَرَفَتْ قَدْرَةَ"

"وہ آدمی ہلاک نہ ہوا جس نے اپنی قدر کو پہچانا "

میں (جناب عبدالعظیم) نے عرض کہ اے فرزند رسول اللہ (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) مزید فرمائیے حضرت نے فرمایا کہ
امیر المومنین- نے فرمایا:

"الَّذِي يُبْرِئُ قَبْلَ الْعَمَلِ يُؤْمِنُكَ مِنَ النَّدَمِ"

"کام کرنے اور اقدام کرنے سے پہلے تدبیر (منصوبہ بندی) کرنا تجھے پشیمانی اور ندامت سے محفوظ رکھے گا۔"

شیخ عباس قمی فرماتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادق-یہی مطلب اپنی وصیت میں عبد اللہ ابن جندب کو بیان فرمایا :

" کسی بھی کام سے پہلے اس میں داخل ہونے اور خارج ہونے کی راہ کو پہچان ورنہ پشیمانی کا سامنا کرنا پڑے گا۔"

(عبدالعظیم کہتے ہیں کہ) میں نے کہا کچھ اور فرمائیے یابن رسول اللہ (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) ۔

حضرت نے فرمایا کہ امیر المومنین- نے فرمایا ہے:

" خَاطَرَ بِنَفْسِهِ مَنِ اسْتَعْنَى بِرَأْيِهِ"

"اس آدمی نے اپنے آپ کو خطرے میں ڈالا جو اہم ترین کاموں میں اپنی رائے اور عقل و دانش پر بھروسہ کرتے ہوئے

دوسروں سے مشورہ نہیں کرتا۔"

(عبدالعظیم کہتے ہیں کہ) میں نے عرض کی فرزند رسول اللہ (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) مزید فرمائیے۔ حضرت نے فرمایا

کہ امیر المومنین- نے فرمایا ہے۔

"قَلْبُهُ الْعِيَالِ أَحَدُ الْيَسَارَيْنِ"

"اہل و عیال کی کمی تو انگریزوں میں سے ایک تونگری ہے مال میں۔"

کیونکہ جس کے عیال کم ہوں اس کی زندگی آسانی سے گزرتی ہے اور اس کی معیشت زیادہ وسیع ہوتی ہے جس طرح مال
میں بھی یہ حالت ہوتی ہے۔

میں (جناب عبد العظیم) نے عرض کہ فرزند رسول- مزید فرمائیے فرمایا امیر المومنین- کا ارشاد ہے

"مَنْ دَخَلَ الْعُجْبُ هَلَّكَ"

"جس میں بھی خود پسندی داخل ہوئی وہ ہلاک ہوا۔"

میں (جناب عبدالعظیم) نے عرض کہ فرزند رسول- مزید فرمائیے فرمایا امیر المومنین- کا ارشاد ہے۔

"مَنْ أَيْقَنَ بِالْخَلْفِ جَادَ بِالْعَطِيَّةِ"

"جو اس بات کا یقین رکھتا ہو کہ جو کچھ دے رہا ہے اس کا عوض و بدلہ اس کی جگہ آئے گا تو وہ عطا کرنے میں جواں

مردی سے کام لے گا۔ کیونکہ جانتا ہے کہ اس عطا کا بدلہ اسے ضرور ملے گا"

مصنف (شیخ عباس قمی) فرماتے ہیں بعض شعراء نے حضرت امیر المومنین- کی مدح میں اسی مطلب کی طرف اشارہ کیا
ہے۔

"جَادَ بِالْقُرْصِ مَلَأَءَ جَنْبِيهِ

وَعَافَ الطَّعَامَ وَهُوَ سَعُوبٌ

فَاعَادَ الْقُرْصَ الْمُنِيرُ عَلَيْهِ

الْقُرْصَ وَالْمُقْرِضَ الْكِرَامَ كَسُوبٌ"

حضرت امیر المومنین- نے جو کہ روٹی بخشی اس حال میں کہ حضرت کے پہلو بھوک سے پر تھے اور حضرت کھانا پسند

نہ فرما رہے تھے سائل کی وجہ سے ، پس چونکہ روٹی ٹکیہ سائل کو دی اس کے بدلے میں سورج کی ٹکیہ آسمان پر

حضرت- کیلئے پلٹ آئی پس قرض دینے والا کریم شخص کمانے والا اور نفع اٹھانے والا ہے۔

نقل ہوا ہے کہ جناب امیر المومنین- نے کھجوروں کے درختوں کو پانی دیا اس کے عوض ایک مد (تقریباً ۱۴ چھٹانک) جو

ملے ان کو پیساگیا اور روٹی پکانی گئی جب اس روٹی سے افطار کرنا چاہا تو سائل نے آواز دی حضرت نے وہ روٹی اس کو دے دی اور خود رات کو بھوکے سوئے۔

جناب عبدالعظیم نے کہا میں نے عرض کی فرزند رسول۔ مزید فرمائیے حضرت امام محمد تقی۔ نے فرمایا حضرت امیر المومنین نے فرمایا ہے۔

"مَنْ رَضِيَ بِالْعَاقِبَةِ مِمَّنْ دُوْنَهُ رَزَقَ السَّلَامَةَ مِمَّنْ فَوْقَهُ"

"جو اپنے سے کم (اپنے ماتحت) آدمے کی عاقبت اور سلامتی پر راضی اور کواش ہوا تو اس کو اپنے سے اوپر والے آدمی (افسر) کی طرف سے سلامتی نصیب ہوگی۔"

عبدالعظیم نے فرمایا کہ میں نے اس وقت امام محمد تقی۔ کی خدمت میں عرض کیا کہ جو کچھ آپ نے فرمایا ہے یہ کافی ہے۔

(امالی شیخ صدوق ص ۳۶۲)

چہتیسویں حدیث

عقائد حضرت عبدالعظیم

رَوَى فِي كِتَابِ التَّوْحِيدِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَبْدِ الْعَظِيمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْحُسَيْنِيِّ رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى سَيِّدِي عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ فَلَمَّا بَصَرَ بِي قَالَ لِي مَرْحَبًا بِكَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ أَنْتَ وَلِيُّنَا حَقًّا قَالَ فَقُلْتُ لَهُ يَا بَنَ رَسُولِ اللَّهِ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَعْرَضَ عَلَيْكَ دِينِي فَإِنْ كَانَ مَرْضِيًّا مَشَيْتُ عَلَيْهِ حَتَّى أَلْقَى اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ هَاتِ يَا أَبَا الْقَاسِمِ فَقُلْتُ إِنِّي أَقُولُ:

إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَاحِدٌ لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ خَارِجٌ مِنَ الْحَدِيثِ حَدِّ الْأَبْطَالِ وَحَدِّ النَّسْبِيِّ وَ إِنَّهُ لَيْسَ بِجِسْمٍ وَ لَا آيَ بِصُورَةٍ وَ لَا آيَ عَرَضٍ وَ لَا آيَ جَوْهَرٍ بَلْ هُوَ مُجَسِّمُ الْأَجْسَامِ وَ مُصَوِّرُ الصُّورِ وَ خَالِقُ الْأَعْرَاضِ وَ الْجَوَابِرِ وَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ وَ مَالِكُهُ وَ جَاعِلُهُ وَ إِنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ رَسُولُهُ وَ خَاتِمُ النَّبِيِّينَ فَلَا آيَ نَبِيٍّ بَعْدَهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

وَأَقُولُ: إِنَّ الْإِمَامَ وَ الْخَلِيفَةَ وَ إِلَى الْأَمْرِ مِنْ بَعْدِهِ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ ثُمَّ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ ثُمَّ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ ثُمَّ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ ثُمَّ مُوسَى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ ثُمَّ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ ثُمَّ أَنْتَ يَا مَوْلَا آيَ فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: وَ مِنْ بَعْدِي الْحَسَنُ ابْنِي فَكَيْفَ لِلنَّاسِ بِالْخُلْفِ مِنْ بَعْدِهِ؟

قَالَ فَقُلْتُ وَ كَيْفَ ذَلِكَ يَا مَوْلَا آيَ؟

قَالَ: "لَأَنَّه لَا أُرِي شَخْصَهُ وَ لَا آيَ بَجَلِّ ذِكْرِهِ بِاسْمِهِ حَتَّى يَخْرُجَ فِيمَلَأَاءُ الْأَرْضِ قِسْطًا وَ عَدْلًا كَمَا مَلَأَتْ جَوْرًا وَ ظُلْمًا".

قَالَ فَقُلْتُ أَفَرَرْتُ وَأَقُولُ إِنَّ وَلِيَّهُمْ وَلِيُّ اللَّهِ وَ عُدْوَهُمْ عَدُوُّ اللَّهِ وَ طَاعَتُهُمْ طَاعَةُ اللَّهِ وَ مَعْصِيَتُهُمْ مَعْصِيَةُ اللَّهِ. وَ أَقُولُ: إِنَّ الْمِعْرَاجَ حَقٌّ وَ إِنَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ وَ النَّارَ حَقٌّ وَ الصِّرَاطَ حَقٌّ وَ الْمِيزَانَ حَقٌّ وَ إِنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ لَا أَرَيْبَ فِيهَا وَ إِنَّ اللَّهَ يُعِطُ مَنْ فِي قُبُورٍ -

وَ أَقُولُ: إِنَّ الْفَرَائِضَ الْوَاجِبَةَ بَعْدَ الْوَلَايَةِ الصَّلَاةُ وَ الزَّكَاةُ وَ الصَّوْمُ وَ الْحَجُّ وَ الْجِهَادُ وَ الْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَ النَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ. فَقَالَ: عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ يَا أَبَا قَاسِمٍ هَذَا وَ اللَّهُ دِينُ الَّذِي ارْتَضَاهُ الْعِبَادُ فَاتَّبِعْ عَلَيْهِ تَبَتَّكَ اللَّهُ بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ.

(اكمال الدين و اتمام النعمة كتاب التوحيد جلد ۲ ص ۳۷۹)

ترجمہ:

شیخ صدوق وغیرہ نے حضرت عبدالعظیم سے روایت کی ہے میں نے اپنے آقا حضرت امام علی نقی۔ کی خدمت میں حاضر ہوا حضرت نے جب مجھے دیکھا تو فرمایا: مرحبا اے ابو قاسم تو ہمارا حقیقی ولی ہے۔

میں نے عرض کی اے فرزند رسول خدا (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) میں چاہتا ہوں کہ اپنا دین آپ کے سامنے پیش کروں اگر آپ کو پسند ہوا تو قیامت تک اس پر ثابت قدم رہوں گا۔

حضرت امام نقی۔ نے فرمایا: اپنا دین بیان کر۔

میں نے کہا: میں کہتا ہوں کہ خدا یکتا و یگانہ ہے اس کی مثل کوئی چیز نہیں خدا ابطل اور حدتشیبہ سے خارج ہے (یعنی نہ اس طرح ہے کہ کچھ بھی ہو اور نہ اس طرح ہے کہ کسی چیز کا مشابہ ہو) جسم و صورت اور جوہر و عرض نہیں ہے بلکہ ان کو پیدا کرنے والا ہر چیز کا پالنے والا اور مالک ہے اور ہر چیز کو اس نے عدم سے وجود عطا کیا ہے۔

اور میں کہتا ہوں کہ محمد (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور خاتم الانبیاء ہیں اور قیامت تک کوئی پیغمبر نہیں آئے گا اور حضرت (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) کی شریعت تمام شریعتوں کی آخری شریعت ہے اور اس کے بعد قیامت تک کوئی شریعت نہیں ہے اور میں اقرار کرتا ہوں کہ پیغمبر (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) کے بعد امام، خلیفہ اور ولی امیر المومنین علی-ابن ابی طالب ہیں ان کے بعد امام حسن- ان کے بعد امام حسین-ان کے بعد ابن الحسین زین العابدین- ان کے بعد محمد ابن علی الباقر+ ان کے بعد جعفر ابن محمد صادق + پھر موسیٰ ابن جعفر کاظم+ ان کے بعد علی ابن موسیٰ رضا-پھر محمد ابن علی + ہیں اور ان بزرگوں کے بعد اے میرے مولا آپ ہیں۔

پس امام نے فرمایا کہ میرے بعد میرا بیٹا امام حسن عسکری- ہے پھر فرمایا (معلوم ہے) اس امام کے بعد اس کے خلیفہ کے زمانے کے لوگ کس طرح ہوں گے؟

میں نے عرض کی مولا کس طرح ہوں گے؟

حضرت نے فرمایا: "زمین ظلم و جور سے پر ہو چکی ہوگی کیونکہ لوگ اپنے امام کو دیکھ نہ سکیں گے۔ اور نہ ان کیلئے امام کا نام لینا جائز ہوگا (کہ کہیں ذات امام- کو کوئی نقصان نہ پہنچ جائے) یہ سلسلہ جارہی رہے گا یہاں تک کہ امام کا ظہور ہوگا اور وہ زمین کو عدل و انصاف سے پر کر دیں گے۔"

میں عرض کیا کہ میں امام حسن عسکری- اور ان کے خلف (فرزندو جانشین) کا اقرار کرتا ہوں اور قائل ہوتا ہوں ان بزرگوں کا دوست خدا کا دوست ہے اور ان کا دشمن خدا کا دشمن ہے اور ان کی اطاعت خدا کی اطاعت ہے اور ان کی نافرمانی خدا کی نافرمانی ہے۔

اور یہ (اقرار کرتا ہوں) کہ معراج حق ہے قبر میں سوال ہونا حق ہے اور یہ کہ جنت حق ہے اور جہنم حق ہے اور صراط حق ہے اور میزان حق ہے اور قیامت کے آنے میں شک نہیں ہے اور خداوند عالم قبر والوں کو زندہ کر کے اٹھائے گا۔ اور میں قائل ہوں کہ ولایت (یعنی خدا، رسول اور ائمہ% کی دوستی) کے بعد نماز، زکوٰۃ، روزہ، حج، جہاد، خمس، امر بالمعروف، اور نہی عن المنکر سب کے سب فرض ہیں۔

پس امام علی نقی- نے فرمایا: خدا کی قسم یہ خدا کا دین ہے جس کو خدا نے اپنے بندوں کیلئے پسند فرمایا ہے اور تو اسی عقیدے پر ثابت قدم رہ خداوند عالم نے اپنے بندوں کے لئے پسند فرمایا ہے اور اسی عقیدے پر ثابت قدم رہ خداوند عالم تمہیں دنیاوی اور آخروی زندگی میں قول ثابت (و حق) پر ثابت قدم رکھے۔

سینتیسویں حدیث

قناعت کی فضیلت

عَنْ أَبِي هَاشِمٍ الْجَعْفَرِيِّ قَالَ أَصَابَتْ بَنِي ضَيْفَةَ شَدِيدَةً فَسِرْتُ إِلَى أَبِي الْحَسَنِ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ فَاسْتَأْذَنْتُ عَلَيْهِ فَأَذِنَ لِي فَلَمَّا جَلَسْتُ قَالَ يَا أَبَا هَاشِمٍ أَيُّ نِعَمٍ اللَّهُ عَلَيْكَ تُرِيدُ أَنْ تُؤَدِّيَ شُكْرَهَا قَالَ أَبُو هَاشِمٍ فَوَجَمْتُ فَلَمْ أَدْرِ مَا أَقُولُ فَأَبْتَدَيْتُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ رَزَقَكَ الْإِيمَانَ فَحَرَمَ بِنَنِكَ عَلَى النَّارِ وَ رَزَقَكَ الْعَافِيَةَ فَأَعَانَتْكَ عَلَى الطَّاعَةِ وَ رَزَقَكَ الْقُنُوعَ فَصَنَنْكَ عَنِ التَّبَدُّلِ يَا أَبَا هَاشِمٍ إِنَّمَا ابْتَدَيْتُكَ بِهَذَا لِأَنِّي ظَنَنْتُ أَنَّكَ تُرِيدُ أَنْ تَشْكُرَ إِلَى مَنْ فَعَلَ بِكَ هَذَا وَ قَدْ أَمَرْتُ لَكَ بِمِائَةِ دِينَارٍ فَخُذْهَا.

(الدمعة اساكبة جلد ۸ صفحہ ۱۳۷،

امالی شیخ صدوق صفحہ ۳۳۶ حدیث (۱)

ترجمہ:-

شیخ صدوق نے ابو ہاشم جعفری سے روایت نقل کی ہے جس وقت مجھ پر فقر و فاقہ (غربت و تنگدستی) نے سختی کی تو امام علی نقی- کی خدمت میں حاضر ہوا حضرت نے فرمایا: اے ابو ہاشم تو خدا کی عطا کی ہوئی کون سی نعمت کا شکر ادا کر سکتا ہے؟

ابو ہاشم کہتا ہے کہ مجھے سمجھ میں نہ آیا کہ کیا جواب دوں؟ پس خود حضرت نے ابتدا فرمائی اور فرمایا کہ اس نے تجھے ایمان نصیب کیا جس کی وجہ سے اس نے تیرے بدن کو آگ پر حرام کیا اور تجھے عافیت عطا کی جس نے اطاعت کرنے میں تیری مدد کی اور تجھے قناعت عطا کی جس کی وجہ سے تیری عزت آبرو محفوظ رکھی۔ اے ہاشم اس لئے میں نے ابتدا کرتے ہوئے تجھے یہ کہا ہے میرا گمان تھا کہ تو ایسی ذات کی میرے سامنے شکایت کرنا چاہتا ہے جس نے تجھے یہ سب نعمتیں دی ہیں اور میں نے حکم دیا ہے کہ ایک سو سرخ دینار تجھے دینے جائیں اور انہیں لے لے۔

مرحوم مصنف (شیخ عباس قمی) فرماتے ہیں اس حدیث سے پتہ چلتا ہے کہ ایمان خدا کی نعمتوں سے عظیم نعمت ہے

اور بے بھی اسی طرح کیونکہ تمام اعمال کی قبولیت کا دارومدار ایمان پر ہے اور اس کے بعد عافیت ہے۔ روایت میں ہے کہ پیغمبر اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) سے کسی نے پوچھا اگر میں شب قدر کو پا لوں تو خدا سے اس رات کیا مانگوں تو حضرت (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) نے فرمایا کہ:

" عافیت مانگو اور عافیت کے بعد قناعت کی نعمت"

اس آیت شریفہ کے ذیل میں روایت ہوئی۔
 مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ دُونِ اللَّهِ أَوْ نُفْسًا مِّنْ دُونِ اللَّهِ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً (سورہ نحل... ۹۷)
 اس آیت شریفہ کا ظاہری معنی یہ ہے کہ جو عمل صالح (یعنی شائستہ کردار) رکھتا ہو (چاہے مرد ہو یا عورت) اور مومن ہو بغیر ایمان کے جزاء کا استحقاق پیدا نہیں ہوتا) تو یقیناً ہم اسے دنیا میں اچھی زندگی دیں گے۔
 معصوم سے سوال پوچھا کہ یہ حیات طیبہ کیا ہے؟ فرمایا: قناعت ہے۔

حضرت امام جعفر صادق سے بھی نقل ہوا ہے کہ
 " تھوڑی چیز پر قناعت کرنے سے زیادہ فائدہ مند مال اور کوئی نہیں ہے۔"
 نقل ہوا ہے کہ کسی دانا سے پوچھا گیا تو نے سونے سے بہتر کوئی چیز دیکھی ہے؟ اس نے کہا ہاں! قناعت۔
 اسی لحاظ سے حکماء کا کلام ہے کہ
 " اِسْتَعْنَاكَ عَنِ الشَّيْءِ خَيْرٌ مِّنْ اِسْتَعْنَاكَ بِهِ "

"کسی چیز کے ملنے کی وجہ سے تیرا بے نیاز ہونا اس سے بہتر ہے کہ تو خود اس چیز سے بے نیاز ہوجائے۔"
 دیو جانس یونان کے بزرگ حکماء میں سے تھا اور ایک فقیر قسم کا اور زاہد قسم کا آدمی تھا اس نے کوئی چیز جمع نہیں کی تھی حتیٰ کہ اپنے رہنے کیلئے گھر تک نہیں بنایا تھا ایک دفعہ جب سکندر نے اسے اپنی محفل میں آنے کی دعوت دی تو حکیم نے سکندر کے ایلچی سے کہا کہ سکندر سے کہنا کہ جس چیز نے تجھے میرے پاس آنے سے روکا ہے وہ تیری سلطنت اور بادشاہت ہے اور مجھے میری قناعت نے روکا ہے۔

مرحوم نوری کے اشعار کا ترجمہ
 میں نے دیکھا کی تونگری کی جڑ قناعت ہے تو میں نے اس کا دامن پکڑ لیا نہ کوئی مجھے کسی کے دروازے پر دیکھتا ہے اور نہ ہی کسی دروازے پر لیچڑپن (سوال و جواب) کرتے ہوئے دیکھتا ہے۔ پس میں نے بغیر درہم و دینار کے امیروں جیسی زندگی گزاری ہے اور لوگوں کے پاس سے بادشاہوں کی طرح (بے پرواہ ہو کر) گزرتا ہوں۔
 امام رضا کے اشعار کا ترجمہ:

میں نے لوگوں کے پاس حاجت کے لیے جانے سے دامن بچا کر تو نگری کا لباس پہنا ہے اور سر بلندی کے ساتھ شام کی۔ اور دن گزارا ہے۔ میں انسانوں کے ساتھ مشابہ لوگوں سے انس ہے۔ جب میں نے مال دار کو تکبر کرتے ہوئے دیکھا تو میں نے بھی اس کے حال سے مایوسی اور بے پرواہی کے ساتھ اس سے متکرانہ سلوک کیا ہے (مشہور ہے کہ متکبر کے ساتھ تکبر سے پیش آنا عبادت ہے)۔ نہ ہی میں نے نادار شخص پر اس کی غربت کی وجہ سے فخر و مباہات کیا ہے اور نہ ہی اپنی ناداری کی وجہ سے کسی کے سامنے سر جھکایوں۔

اڑ تیسویں حدیث
 گالی غلوچ اور بدزبانی کی مذمت میں

عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ:
 "إِنَّ مِنْ عَلَامَاتِ شُرْكَ الشَّيْطَانِ الَّذِي لَا يُشْكُ فِيهِ أَنْ يَكُونَ فَحَاشًا لَا يُبَالِي مَا قَالَ وَلَا أَمَا قِيلَ فِيهِ".
 (اصول کافی جلد ۴ صفحہ ۱۴)

ترجمہ :-

مرحوم شیخ کلینی نے امام جعفر صادق سے نقل کیا ہے کہ حضرت نے فرمایا:
 "بے شک شیطان کی شرکت کی علامت یہ ہے کہ انسان بہت زیادہ بد زبان ہو۔ اس کو پروا نہ ہو کہ وہ کیا کہہ رہا ہے یا اسے کیا کہا جا رہا ہے (وہ کسی کو گالی دے یا کوئی اسے گالی دے تو اس کوئی پروا نہ ہو)۔"
 مؤلف (شیخ عباس قمی) فرماتے ہیں بد زبان آدمی کے بارے میں بہت سی روایات ہیں بلکہ بعض روایات میں آیا ہے کہ خداوند عالم نے ہر زبان، بے شرم و بے حیاء پر بہشت کو حرام کیا ہے جسے پروا نہ ہو کہ وہ لوگوں کو کیا کہہ رہا ہے اور لوگ اسے کیا کہہ رہے ہیں۔ پس اگر آپ ایسے آدمی کی تفتیش کریں تو آپ اسے یا حرام مزادہ پائیں گے یا اس میں

شیطان کا حصہ ہوگا اور حدیث میں ہے
 "خداوند عالم گالی دینے والے ہے شرم کو دشمن رکھتا ہے اور یہ کہ اگر گالی کسی شکل و صورت میں آجائے تو بری شکل والی ہوگی اور مسلمان کو گالی دینا سبب بنتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی روزی میں برکت ختم کر دے اور خداوند عالم اسے اس کے حال پہ چھوڑ دیتا ہے اور اس کی معیشت کو خراب کر دیتا ہے۔"
 روایت ہے کہ امام جعفر صادقؑ کا ایک دوست تھا جو ہمیشہ حضرت کے ساتھ رہتا اور جدانہ ہوتا تھا ایک دن اس نے اپنے غلام سے کہا اے زناء کار عورت کے بچے تو کہاں تھا؟
 جب حضرت نے یہ بات سنی تو اپنے ہاتھ کو پیشانی پر مارا اور فرمایا کہ سبحان اللہ تو اس کی ماں کو زناء کی نسبت دے رہا ہے؟ میں تو تجھے پرہیز گار آدمی سمجھتا تھا اور اب دیکھتا ہوں کہ تو تقویٰ و پرہیز گاری نہیں رکھتا۔
 اس نے عرض کی آپ۔ پر قربان جاؤں اس کی ماں سندیہ مشرکہ ہے۔
 حضرت امام۔ نے فرمایا: تجھے معلوم نہیں کہ ہر قوم میں نکاح ہوتا ہے؟ مجھ سے دور ہو جا۔
 راوی کہتا ہے اس کے بعد میں نے اس کو حضرت امام۔ کی شہادت تک حضرت امام۔ کے ساتھ نہ دیکھا۔ حتیٰ کہ موت نے حضرت اور اس شخص کے درمیان جدائی ڈال دی۔

انتالیسویں حدیث

پیغمبر اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) پر صلوة بھیجنے کے بارے میں

عَنِ الصَّادِقِ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِنَّهُ قَالَ:

"إِذَا ذَكَرَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ) فَأَكْثَرُوا الصَّلَاةَ عَلَيْهِ فَإِنَّهُ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ) وَ أَلْفَ صَلَاةٍ فِي أَلْفِ صَفٍّ مِنَ الْمَلَائِكَةِ وَ لَمْ يَبْقِ شَيْءٌ مِمَّا خَلَقَهُ اللَّهُ إِلَّا صَلَّى عَلَيَّ الْعَبْدُ لَصَلَاةٍ لِلَّهِ وَ صَلَاةٍ مَلَائِكَتِهِ فَمَنْ لَمْ يَرْعَبْ فِي هَذَا فَهُوَ جَاهِلٌ مَعْرُورٌ قَدْ بَرَّءَ اللَّهُ مِنْهُ وَ رَسُولُهُ وَ أَهْلُ بَيْتِهِ".

(اصول کافی جلد ۴ صفحہ ۲۴۹)

ترجمہ :-

شیخ کلینی نے امام جعفر صادقؑ سے روایت نقل کی ہے کہ حضرت نے فرمایا :
 " جب پیغمبر (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) کا ذکر ہو تو آپ (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) پر بہت زیادہ صلوة بھیجو۔ پس تحقیق جو بھی حضرت (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) پر ایک مرتبہ صلوة بھیجے گا اس شخص پر فرشتوں کی ہزار صوفوں میں ہزار مرتبہ صلوة بھیجے گا۔ پس خدا اور فرشتوں کی صلوة کی وجہ سے کوئی مخلوق باقی نہیں رہے گی مگر یہ خدا اور فرشتوں کی صلوة کی وجہ سے اس شخص پر صلوة بھیجے گی۔ پس جو آدمی اس میں رغبت نہ کرے گا وہ جاہل اور مغرور ہوگا اس شخص سے خدا او اس کا رسول (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) اور اہل بیت رسولؑ بیزار ہیں۔"
 مؤلف (شیخ قمی) فرماتے ہیں شیخ صدوق نے کتاب معافی الاخبار میں نقل کیا ہے کہ حضرت امام جعفر صادقؑ نے "إِنَّ اللَّهَ وَ مَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَ سَلِّمُوا تَسْلِيمًا" (سورہ احزاب... ۵۶) کے معنی کے بارے میں فرمایا :

"خدا کی طرف سے صلوة ایک رحمت ہے اور ملائکہ کی طرف سے صلوة ایک ترکیب اور لوگوں کی طرف سے صلوة ایک دعا ہے۔"

اور اسی روایت میں ہے کہ راوی نے کہا کہ ہم کس طرح محمد (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) وال محمدؑ پر صلوة بھیجیں حضرت۔ نے فرمایا کہ اس طرح کہو۔

"صَلُّوا مَلَائِكَتِهِ وَ أَنْبِيَائِهِ وَ رَسُولِهِ وَ جَمِيعُ خَلْقِهِ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ وَ السَّلَامُ عَلَيْهِمْ وَ عَلَيْهِمْ وَ رَحْمَةُ اللَّهِ وَ بَرَكَاتُهُ".

" اللہ تعالیٰ لہ صلوة، فرشتوں، انبیاء رسولوں اور تمام مخلوقات کی صلوة ہو محمد (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) وال محمدؑ پر۔ اور پیغمبر اور ان کی آل پر سلام ہو اور رحمت و برکات ہو۔"

راوی نے عرض کیا جو آدمی یہ صلوة پیغمبر (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) پر بھیجے اس کا ثواب کیا ہے؟ حضرت۔ نے فرمایا: اس کا ثواب گناہوں کو اس طرح پاک کرتا ہے جس طرح ماں سے پیدا ہوا تھا۔

چالیسویں حدیث

امام موسیٰ کاظم۔ کا معجزہ

عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَقْطِينٍ قَالَ اسْتَدْعَى الرَّشِيدُ رُجُلًا يُبْطِلُ بِهِ أَمْرَ أَبِي الْحَسَنِ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ يُحْجِلُهُ مُعْزِمًا. فَلَمَّا أَحْضَرَتْ الْمَائِدَةَ عَمِلَ نَامُوسًا عَلَى الْخُبْزِ فَكَانَ كُلَّمَا رَامَ أَبُو الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ رَغِيْفًا مِنَ الْخُبْزِ طَارَ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَ اسْتَقَرَّ هَارُونَ الْفَرْحُ وَ الصَّحْكُ لِذَلِكَ فَلَمْ يَلْبَثْ.

أَبُو الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنْ رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى مُصَوِّرٍ عَلَى بَعْضِ السُّنُورِ فَقَالَ لَهُ يَا أَسَدَ اللَّهِ خُذْ عَدُوَّ اللَّهِ. فَوَثَبَتْ تِلْكَ الصُّورَةُ كَأَعْظَمِ مَا يَكُونُ مِنَ السَّبَاعِ فَأَقْتَرَسَتْ ذَلِكَ الْمُعْزِمَ فَحَرَ هَارُونَ وَ نَدَمَاهُ عَلَى وَجُوهِهِمْ مَغْشِيًّا عَلَيْهِمْ وَ طَارَتْ عُفُولُهُمْ خَوْفًا مِنْ حَوْلِ مَا رَأَوْهُ -

فَلَمَّا أَفَاقُوا مِنْ ذَلِكَ بَعْدَ جِئِنٍ قَالَ هَارُونَ أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ اسْئَلْكَ بِحَقِّي عَلَيْكَ لَمَّا سَأَلْتَ الصُّورَةَ أَنْ تَرُدَّ الرَّجُلَ. فَقَالَ إِنْ كُنْتُ عَصَا مُوسَى رَدَّتْ مَا ابْتَلَعْتُهُ مِنْ جِبَالِ الْقَوْمِ وَ عَصِيْبِهِمْ فَإِنَّ هَذِهِ الصُّورَةَ تَرُدُّ مَا ابْتَلَعْتُهُ مِنْ هَذَا الرَّجُلِ.

(مناقب شهر آشوب جلد ۴ صفحہ ۲۹۹،

القطره صفحہ ۲۲۲)

ترجمہ:-

علی ابن یقطین کہتے ہیں کہ ہارون الرشید نے ایک جادو گر بلایا تاکہ امام موسیٰ کاظم کی امامت کے مسئلے کو باطل کر دکھائے اور امام کو اس مجمع میں شرمندہ کرے تو ایک جادوگر نے یہ قبول کرلی کہ میں ایسا کروں گا۔ جب دسترخوان اور کھانا لایا گیا تو اس نے مرد نے حیلہ گری اور جادو سے کام لیا حضرت۔ جب بھی روٹی کا لقمہ لینے کا ارادہ فرماتے تو وہ روٹی کا لقمہ لینے کا ارادہ فرماتے تو وہ روٹی حضرت۔ کے سامنے اڑجاتی (غائب ہو جاتی) ہارون اس بات سے خوش ہوا اور ہنسنے لگا اتنا خوش ہوا کہ اپنے آپ پر قابو نہ رکھ سکا اور ہنس ہنس کر لوٹ پوٹ ہونے لگا۔ پس حضرت نے فوراً اپنے سر کو شیر کی تصویر کی طرف بلند فرمایا جو اس مکان کے پردوں پر بنی ہوئی تھی اور فرمایا اے اللہ کے شیر اللہ کے دشمن کو پکڑ لے۔

پس وہ بہت بڑے شیر کی طرح جھپٹی اور اس جادوگر کو پہاڑ ڈالا۔ ہارون اور اس کے ساتھی اس عظیم امر کو دیکھ کر بے ہوش ہو کر منہ کے بل گر پڑے اور اس کی بولناکی کی وجہ سے ان کی عقلیں اڑ گئیں۔

جب کچھ دیر بعد بوش میں آئے تو ہارون نے امام کی خدمت میں عرض کی کہ میں آپ سے درخواست کرتا ہوں اس حق کی وجہ سے جو میرا آپ کے ذمہ ہے کہ آپ اس تصویر کو فرمائیں کہ وہ اس مرد کو واپس کر دے۔ حضرت نے فرمایا کہ اگر موسیٰ کا عصا جادوگروں کی نگلی ہوئی رسیاں اور عصا واپس کر دیتا تو یہ بھی اس مرد کو واپس کرے گی۔

اس معجزے کے نقل کرنے والوں میں ایک شیخ بہانی بھی تھے جنہوں نے اس کو نقل کرنے کے بعد امام موسیٰ کاظم اور امام محمد تقی کی شان میں تین شعر کہے ہیں۔ جن کا مفہوم یہ ہے۔

اے زوراء (مکان) کی طرف جانے والے تو مغرب کی طرف اس سر سبز باغ کی طرف جا، جب تجھے دو گنبد نظر آئیں تو اپنے جوتے اتار دے اور خضوع کا سجدہ کر انہی گنبدوں کے نیچے موسیٰ کی آگ اور محمد (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) کا نور ایک دوسرے کے سامنے ہیں۔

تمت بالخیر

والحمد لله ولا واکرا

ہفتہ کی رات ۱۱ بجے ۶ مارچ ۱۹۹۹ء

جامعہ علمیہ ڈیفنس سوسائٹی فیز ۴ کراچی

مشکلات کے حل کے لئے بارہ (۱۲) منقول دعائیں اور دو نمازیں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
الْحَمْدُ لِلَّهِ وَ سَلَامٌ عَلَى عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَى

چند معتبر اور مختصر دعائیں اور دو نمازیں حل مشکلات قرض کی ادائیگی اور رزق میں وسعت کیلئے اس احقر (عباس قمی) نے انتخاب کی ہیں۔ ان کی تعداد بارہ ہے۔

پہلی دعا

پریشانی اور بیماری کے رفع ہونے کے لئے
کفعمی نے حضرت رسول (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) خدا سے روایت کی ہے ایک آدمی نے حضرت (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) کی خدمت میں بیماری اور تنگدستی کی شکایت کی حضرت (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) نے فرمایا کہ ہر فریضہ نماز کے بعد یہ پڑھو
تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ الْحَىُّ الَّذِي لَا آيُؤُتُ وَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَ لَا آوْءًا وَ لَمْ يَكُنْ لَهُ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ وَ لَمْ يَكُنْ لَهُ وَلِيٌّ مِنَ الذُّلِّ وَ كَبْرُهُ تَكْبِيرًا

میں نے توکل اس خدا پر جو زندہ ابدی ہے اور ہر گز نہیں مرے گا اور حمد ستائش اس اللہ کیلئے جس نے نہ کسی کو بیوی بنایا اور نہ کسی کو بیٹا۔ اور نہ اس کمی کی حکومت میں کوئی شریک ہے اور نہ وہ کمزور و عاجز ہے کہ کوئی اس کا ولی و حامی ہو اور اس کی کبریائی بیان کرو کمال درجے کی کبریائی۔

دوسری روایت یہ ہے کہ حضور (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) نے فرمایا: جب بھی مجھے کوئی شدت و پریشانی آتی تو جبرائیل امین۔ انسان کی شکل میں میرے سامنے آئے اور کہا کہ یہ دعا پڑھئے اور احادیث معتبرہ میں وارد ہوا ہے کہ وسواس دل قرض پریشانی اور بیماری کے دور کرنے کیلئے اس دعا کو بار بار پڑھئے۔ اور بعض روایات میں ہے کہ اس دعا کے اول میں لَا آخَوْلَ وَ لَا أَقْوَةَ بِلَّهِ (کوئی قدرت و توانائی بغیر خدا ممکن نہیں ہے) بھی مذکور ہے۔

دوسری دعا

ہمارے استاد ثقہ الاسلام نوری نے عالم ربانی جناب الحاج ملا فتح سلطان آبادی سے نقل کیا ہے کہ جناب آخوند ملا محمد عراقی نہایت سختی اور پریشانی و بدحالی میں تھے کہ اور کسی بھی طرح حالات درست نہ ہو رہے تھے ایک رات خواب میں زیارت امام زمانہ سے شرفیاب ہوئے اور اپنے حالات کی سختی حضرت۔ کی خدمت میں عرض کی اور حضرت۔ سے اپنے کاموں کی اصلاح اور رزق میں وسعت کیلئے دعا چاہی۔ حضرت۔ نے اس کو سید سند حبر معتمد جناب آقائی سید محمد سلطان آبادی کا حوالہ دیا (یعنی حکم دیا کہ ان کے پاس جاؤ) جناب سید ملا محمد عراقی کو ایک دستور العمل بتایا جس کی وجہ سے تھوڑی سی مدت میں دنیا نے ان کی طرف رخ کر لیا اور اس سختی سے نکل آئے وہ دستور العمل تین چیزیں ہیں۔

اول: صبح کی نماز کے بعد سینے پر ہاتھ رکھ کر ستر مرتبہ کہے یا فَتَّاحُ (یعنی اے بہت زیادہ دروازوں کو کھولنے والے)

دوم: (درج ذیل) ہمیشہ پڑھتا رہے
"لَا آخَوْلَ وَ لَا آقْوَةَ إِلَّا بِاللَّهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ الْحَىُّ الَّذِي لَا آيُؤُتُ وَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَ لَا آوْءًا وَ لَمْ يَكُنْ لَهُ شَرِيكٌ فِي مُلْكِهِ وَ لَمْ يَكُنْ لَهُ وَلِيٌّ مِنَ الذُّلِّ وَ كَبْرُهُ تَكْبِيرًا"

نوٹ (مندرجہ بالا دعا کا ترجمہ پہلی دعا میں لکھا جا چکا ہے)

سوم: صبح کی نماز کے بعد پڑھے

بِسْمِ اللَّهِ وَ صَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِهِ وَ أَوْضُ أَمْرِي إِلَى اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ فَوَقَاهُ اللَّهُ سَيِّئَاتِ مَا مَكَرُوا لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ فَاسْتَجِبْنَا لَهُ وَ تَجَبَّنَا مِنَ الْعَمِّ وَ كَذَلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِينَ حَسْبُنَا اللَّهُ وَ نِعْمَ الْوَكِيلُ فَانْقَلِبُوا بِنِعْمَةِ اللَّهِ وَ فَضْلِهِ لَمْ يَمَسُّهُمْ سُوءٌ مَاشَاءَ اللَّهِ لَا آخَوْلَ وَ لَا آقْوَةَ إِلَّا بِاللَّهِ مَاشَاءَ اللَّهِ لَا آقْوَةَ إِلَّا بِاللَّهِ مَاشَاءَ اللَّهِ وَ إِنَّ كَرِهَ النَّاسُ حَسْبِيَ اللَّهُ مِنَ الْمَرْبُوبِينَ حَسْبِيَ الْخَالِقُ مِنَ الْمَخْلُوقِينَ حَسْبِيَ الرَّازِقُ مِنَ الْمَرْزُوقِينَ حَسْبِيَ اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ حَسْبِيَ مَنْ هُوَ حَسْبِيَ حَسْبِيَ مَنْ لَمْ يَزَلْ حَسْبِيَ حَسْبِيَ مَنْ كَانَ مُدُّ كُنْتُ لَمْ يَزَلْ حَسْبِيَ حَسْبِيَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَ هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ.

خدا کے نام کے ساتھ اور خدا کا درود محمد (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) پر اور میں اپنا کام خدا کے سپرد کرتا ہوں کہ بندوں کے حال کو خوب جانتا ہے پس خدا نے اس کو ان کی چالوں سے بچالیا اے ذات یکتا تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں تو مزہ ہے میں اپنے حق میں ستم کاروں میں سے ہوں پس ہم نے اس کی دعا کو قبول کیا اور اس کو غم سے نجات دی اور اسی طرح ہم مومنوں کو نجات دیتے ہیں خدا ہمارے لئے کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے اس طرح نعمت خدا اور فضل

خدا سے فیضیاب ہوئے کہ کوئی برائی ان تک نہ پہنچی - وہی ہوتا ہے جو چاہتا ہے کوئی قدرت و طاقت خدا کی قدرت کے علاوہ نہیں جو خدا چاہتا وہی ہوتا ہے نہ کہ جو لوگ چاہیں جو خدا چاہتا وہی ہوتا ہے اگرچہ کہ لوگ نہ چاہیں پالنے والا میرے لئے کافی ہے پلنے والوں سے خالق والوں سے میرے لئے کافی ہے مخلوقات سے رزق دینے والا میرے لئے کافی ہے رزق کھانے والے سے تمام جہانوں کا پالنے والا میرے لئے کافی ہے کافی ہے میرے لئے کافی ہے۔ کافی ہے میرے لئے جو ہمیشہ سے کافی ہے میرے لئے کافی ہے میں جب سے ہوں اور جب تک ہوں اور جب تک ہوں کافی ہے میرے لئے کافی ہے میرے لئے کافی ہے علاوہ کوئی معبود نہیں میں اس پر بھروسہ کیا اور وہ باعظمت عرش کا پروردگار ہے -

تیسری دعا

کشائش و آسودگی کے دروازے کھولنے کے لئے
 شیخ ابن فہد اور دوسروں نے روایت کی ہے کہ ایک مرد نے امام موسیٰ کاظمؑ کی خدمت میں شکایت کی کہ میرا کاروبار بند ہو گیا ہے جو کام بھی کرتا ہوں فائدہ حاصل نہیں ہوتا جس کام کو شروع کرتا ہوں وہ مکمل نہیں ہوتا - حضرت نے فرمایا صبح کی نماز کے بعد دس مرتبہ پڑھو۔
 "سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ وَ بِحَمْدِهِ اسْتَعْفِرُ اللَّهُ وَ اسْأَلُهُ مِنْ فَضْلِهِ"
 "منزہ ہے اللہ جو عظیم اور اسی کی حمد و ستائش ہے میں اللہ سے مغفرت چاہتا ہوں اس سے اس کے فضل کا سوال کرتا ہوں"

روای کہتا ہے کہ تھوڑا عرصہ اس کو میں نے باقاعدہ پڑھا تو ایک دیہات سے کچھ لوگ میرے پاس آئے جنہوں نے مجھے خبر دی کہ تیری قوم کا ایک آدمی مر گیا ہے جس کا تیرے علاوہ کوئی وارث نہیں ہے پس بہت سا سامان میرے ہاتھ لگا اور ابھی تک میں بے نیاز ہوں۔ اصول کافی اور مکارم اخلاق میں روایت ہے کہ ایک آدمی امام موسیٰ کاظمؑ سے عرض کی کہ مجھے ایسی دعا تعلیم فرمائیں جو دنیا اور آخرت دونوں کو اپنے اندر لئے ہوئے ہو اور آسمان بھی ہو حضرت نے اسے یہ دعا تعلیم فرمائی کہ صبح کی نماز کے بعد سورج نکلنے تک پڑھے اس مسلسل پڑھی اور اس کی حالت اچھی ہو گئی۔

چوتھی دعا

شیخ کلینی نے امام جعفر صادقؑ سے روایت کی ہے کہ جو صبح اور مغرب کی نماز کے بعد سات مرتبہ دعا پڑھے -
 "بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ لَا أَحْوَلَ وَ لَا أَوْ قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَظِيمِ"
 اللہ کے نام ساتھ جو مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے کوئی قدرت تو انائی بغیر خدا کے نہیں جو بلند مرتبہ عظیم ہے تو اللہ تعالیٰ ستر قسم کی بلائیں دور فرمائے گا جن میں سب سے آسان جذام ، دیوانگی اور باد ہے اگر شفی و بد بخت ہو گا تو اللہ تعالیٰ اشیاء سے اس کا نام مٹا کو خوش بخت لوگوں میں لکھ دے گا۔

پانچویں دعا

دعائے مخزون
 امام جعفر صادقؑ سے مروی ہے کہ تین مرتبہ صبح اور تین مرتبہ شام کو اس دعا کو پڑھو۔
 "اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي فِي دَرْعِكَ الْحَصْنَةِ الَّتِي تَجْعَلُ فِيهَا مَنْ تُرِيدُ"
 بارالہا مجھے اپنی اس مضبوط زرہ میں قرار دے جس میں تو جس کو چاہتا ہے قرار دیتا ہے

چھٹی دعا

طلب رزق
 فریضہ نماز کے بعد سجدہ میں کہو۔
 "يَا خَيْرَ الْمَسْئُولِينَ وَ يَا خَيْرَ الْمُعْطِينَ ارْزُقْنِي وَ ارْزُقْ عِيَالِي مِنْ فَضْلِكَ فَإِنَّكَ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ"
 جن سے سوال کیا جاتا ہے ان سب سے بہتر ذات اور اے دینے والوں میں سب سے بہترین دینے والے - رزق عطا فرمائے مجھے اور رزق عطا فرما میرے عیال کو اپنے فضل سے۔ کیونکہ تو بہت بڑے فضل کا مالک ہے۔

ساتویں دعا

کاموں میں تنگی سے نجات پانے، کاموں کے کھلنے اور شدت و سختی دور ہونے کے لئے امام محمد تقی- سے مروی ہے کہ اس دعا کو ہمیشہ پڑھے۔
 "يَا مَنْ يَكْفِي مِنْ كُلِّ شَيْءٍ وَلَا أَى يَكْفِي مِنْهُ شَيْءٌ اِكْفِنِي مَا اَهَمَّنِي"
 "اے وہ ذات جو ہر چیز سے کافی ہے اور کوئی چیز اس سے کافی نہیں مہم حاجت میں میری کفایت فرما"۔

آٹھویں دعا

حافظہ کے زیادہ ہونے کے لئے
 ہر نماز کے بعد پڑھیں
 "سُبْحَانَ مَنْ لَا اِيْعْتَدِيْ عَلَى اَهْلِ مَمْلِكَةٍ سُبْحَانَ مَنْ لَا اِيْ يَأْخُذُ اَهْلَ الْاَرْضِ بِالْوَانِ الْعَذَابِ سُبْحَانَ الرَّؤْفِ الرَّحِيْمِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِيْ فِيْ قَلْبِيْ نُورًا وَبَصْرًا وَفَهْمًا وَعِلْمًا اِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ"
 "پاک ہے وہ خدا جو اپنی ممت پر کوئی ظلم نہیں کرتا پاک ہے وہ خدا جو اہل زمین کو گرفتار نہیں کرتا گوناگوں عذابوں میں جس کے مستحق ہیں۔ پاک منزہ ہے خدائے مہربان اے خدا میرے دل میں نور معرفت نصرت، فہم و دانش اور علم قرار دے بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے۔"

نویں دعا

ایمان کے کامل ہونے اور تاحیات ایمان پر
 ثابت قدم رہنے کیلئے
 اس دعا کو ہر واجب نماز کے بعد پڑھیں
 "رَضِيْتُ بِاللهِ رَبًّا وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ نَبِيًّا وَبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَبِالْقُرْآنِ كِتَابًا وَبِالْكَعْبَةِ وَبِالْعِلِّيِّ وَلِيًّا وَ اِمَامًا وَ بِالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَعَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ وَ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ وَ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ وَعَلِيُّ بْنُ مُوسَى وَ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَالْحُجَّةُ بْنُ الْحَسَنِ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمْ اَيْمَةً اَللّٰهُمَّ اِنِّي رَضِيْتُ بِهِمْ اَيْمَةً فَارْضِنِي لَهُمْ اِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ"
 "میں اللہ کے رب ہونے پر اور محمد (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) کے نبی ہونے پر اور اسلام کے دین ہونے پر اور قرآن کے کتاب ہونے پر اور کعبہ کے قبلہ ہونے پر اور علی- کے ولی اور اپنے امام ہونے پر اور اسی طرح حسن (علیہ السلام)، حسین (علیہ السلام)، علی (علیہ السلام)، ابن حسین (علیہ السلام)، محمد ابن علی (علیہ السلام)، جعفر ابن محمد (علیہ السلام)، موسیٰ ابن جعفر (علیہ السلام)، علی ابن موسیٰ (علیہ السلام)، محمد بن علی (علیہ السلام)، علی ابن محمد (علیہ السلام)، حسن ابن علی (علیہ السلام) اور حجت ابن الحسن (اللہ تعالیٰ کی صلوة ہو ان تمام حضرات پر) راضی ہوں ان کے ائمہ ہونے پر راضی ہوں خدایا میں ان کے ائمہ ہونے پر راضی ہوں پس ان کی نظر کرم مجھ پر فرما دے تحقیق تو ہر چیز پر قادر ہے۔"

دسویں دعا

امام جعفر صادق- نے فرمایا کہ ظہر اور عصر کے درمیان محمد (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) وال محمد/صلوت بھیجنا ستر رکعت کے برابر ہے اور جو جمعہ کے دن عصر کے بعد کہے "اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ الْاَوْصِيَاءِ الْمُرْضِيْنَ بِفَضْلِ صَلَوَاتِكَ وَ بَارِكْ عَلَيْهِمْ بِاَفْضَلِ بَرَكَاتِكَ وَ السَّلَامُ عَلَيْهِمْ وَعَلَى اَزْوَاجِهِمْ وَ اَجْسَادِهِمْ وَ رَحْمَةُ اللهِ وَ بَرَكَاتُهُ"
 خدایا محمد (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) وال محمد/ پر اپنی رحمت نازل فرما وہ آل محمد/ جو تیرے پسندیدہ اوصیاء ہیں اپنی فضل (صلوت) اور اپنی افضل ترین برکت ان پر نازل فرما اور ان پر سلام ہو اور ان کی ارواح پر سلام ہو اور ان کے اجسام پر سلام اور برکت خدا ہو۔
 تو اس شخص کیلئے اس دن جن و انس کا عمل ہوگا۔ (یعنی ان کے عمل کے برابر ہوگا)۔

گیارہویں دعا

مشائخ حدیث نے معتبر سند کے ساتھ امام جعفر صادق- سے نقل کیا ہے کہ ہر مسلمان پر فریضہ ہے کہ وہ طلوع آفتاب سے پہلے اور غروب آفتاب سے پہلے دس دس مرتبہ اس دعا کو پڑھے

"لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَ يُمِيتُ وَ يُحْيِي وَ هُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَ هُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ "

"سوائے اللہ کے کوئی معبود نہیں وہ بیگانہ ہے اس کا کوئی شریک نہیں بادشاہت اسی کیلئے اور حمد بھی بس اسی کیلئے ہے وہی مارتا اور زندہ کرتا ہے وہی زندہ کرتا ہے وہ ایسا زندہ ہے جس کے لئے موت نہیں تمام نیکی اسی کے قبضہ میں ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے ۔"

اور بعض روایات میں ہے کہ اگر کبھی ترک ہو جائے تو اس کی قضا بجا لائیں کیونکہ اس کا پڑھنا لازم ہے ۔

بارہویں دعا

غربت کے خاتمے اور تونگری

کے رخ کرنے کیلئے

نقل ہوا ہے کہ ہر روز (۱۰۰) دفعہ "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِينُ" (اللہ کے علاوہ کوئی لائق نہیں جو بادشاہ ہے اور واضح کرنے والا ہے) اور اس کی تعداد تلاوت کے بارے میں تیس (۳۰) کی روایت بھی ہوئی ہے۔

حضرت امام جعفر صادق سے روایت ہوئی کہ جو نماز عصر کے بعد ستر (۷۰) مرتبہ استغفار کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے سات سو گناہ معاف فرمائے گا اور امام محمد تقی سے نقل ہوا ہے کہ جو نماز عصر کے بعد دس مرتبہ سورۃ الفدر پڑھے تو قیامت کے دن اس کے لئے خلائق کے عمل ہونگے اس دن میں جس دن پڑھے گا ۔ اور روایت میں ہے کہ "يَا ذَا الْجَلَالِ وَ الْإِكْرَامِ" (اے جلالت و بزرگی والے) کا ذکر بہت زیادہ کرے۔

سختی اور تنگی کے خاتمے کیلئے نماز

امام جعفر صادق سے منقول ہے کہ جب تم پر کوئی مشکل ہو جائے تو زوال آفتاب کے وقت دو رکعت نماز پڑھو اور اس کی پہلی میں سورہ حمد اور سورہ قل هو اللہ اور اِنَّا فَتَحْنَا مُبِينًا سے يَنْصُرُكَ اللَّهُ نَصْرًا عَزِيمًا تک پڑھیں اور دوسری رکعت میں حمد ، قل هو اللہ اور اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ پڑھیں۔

تونگری کیلئے اس نماز کا تجربہ ہوا ہے نماز کا طریقہ یہ ہے ۔ دو رکعت نماز اس طرح پڑھیں کہ ہر رکعت میں سورہ حمد کے بعد پندرہ مرتبہ لَا يُلْفِ فُرَيْشٍ پڑھیں اور سلام پڑھنے کے بعد دس مرتبہ صلوات بھیجیں اور پھر سجدہ میں جائیں اور دس مرتبہ سجدہ میں پڑھیں۔

اللَّهُمَّ اغْنِنِي بِفَضْلِكَ عَنْ خَلْقِكَ

بارالہا مجھے اپنے فضل کے ذریعہ اپنی مخلوق سے بے نیاز کر دے

مؤلف فرماتے ہیں کہ ادائیگی کیلئے زیادہ استغفار کرنا اور سورہ قدر پڑھنا اور اس دعا کو پابندی کے ساتھ پڑھنا ۔

"اللَّهُمَّ اغْنِنِي بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ"

بارالہا! مجھے اپنے حلال کی ہوئی چیزوں کے ذریعہ اپنی حرام کی ہوئی چیزوں سے بے نیاز کر دے اور اپنے فضل کے ذریعہ اپنے علاوہ سب سے بے نیاز کر دے۔

ختم شد